فون نمبر ۴۹ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَعَلٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزانہ — ربوہ — ایڈیٹر روشن دین تنویر — ہر پنجشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹ | ۲۷ احسان ۱۳۴۴ھش | ۲۶ صفر ۱۳۸۵ھ | ۲۷ جون ۱۹۶۵ء | نمبر ۱۴۴

Digitized by Ahmadiyya Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مومن کو دنیا کے حصول میں حسنات الآخرت کا خیال رکھنا چاہیئے

دنیا کو ایسے طریق سے حاصل کرو جس کے اختیار کرنے سے بھلائی اور خوبی ہی ہو

"اللہ تعالےٰ نے جو یہ دعا تعلیم فرمائی ہے کہ ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ۔ اس میں بھی دنیا کو مقدم کیا ہے۔ لیکن کس دنیا کو؟ حسنۃ الدنیا کو جو آخرت میں حسنات کا موجب ہو جاوے۔ اس دعا کی تعلیم سے صاف سمجھ میں آجاتا ہے کہ مومن کو دنیا کے حصول میں حسنات الآخرۃ کا خیال رکھنا چاہیئے اور ساتھ ہی حسنۃ الدنیا کے لفظ میں ان تمام بہترین ذرائع حصول دنیا کا ذکر آگیا ہے جو ایک مومن مسلمان کو حصول دنیا کے لئے اختیار کرنے چاہئیں دنیا کو ہر ایسے طریق سے حاصل کرو جس کے اختیار کرنے سے بھلائی اور خوبی ہی ہو۔ نہ وہ طریق جو کسی دوسرے بنی نوع انسان کی تکلیف رسانی کا موجب ہو۔ نہ ہم جنسوں میں کسی عار و شرم کا باعث۔ ایسی دنیا بے شک حسنۃ الآخرت کا موجب ہوگی۔

پس یاد رکھو کہ جو شخص خدا کیلئے زندگی وقف کر دیتا ہے یہ نہیں ہوتا کہ وہ بیدست و پا ہو جاتا ہے، نہیں ہرگز نہیں بلکہ دین اور للّٰہی وقف انسان کو ہوشیار اور چابکدست بنا دیتا ہے سستی اور کسل اس کے پاس نہیں آتا۔ حدیث میں عمار بن خزیم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے میرے باپ کو فرمایا کہ تجھے کس چیز نے اپنی زمین میں درخت لگانے سے منع کیا ہے۔ تو میرے باپ نے جواب دیا میں بڈھا ہوں کل مر جاؤں گا۔ پس اس کو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تجھ پر ضرور ہے کہ درخت لگائے پھر میں نے حضرت عمرؓ کو دیکھا کہ خود میرے باپ کے ساتھ مل کر ہماری زمین میں درخت لگاتے تھے۔ اور ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ عجز اور کسل سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ سست نہ بنو۔ اللہ تعالےٰ حصول دنیا سے منع نہیں کرتا بلکہ حسنۃ الدنیا کی دعا تعلیم فرماتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نہیں چاہتا کہ انسان بیدست و پا ہو کر بیٹھ رہے بلکہ اس نے صاف فرمایا ہے ولیس للانسان الا ما سعیٰ۔ اس لئے مومن کو چاہیئے کہ وہ جد و جہد سے کام کرے جس قدر مرتبہ مجھ سے ممکن ہے یہی کہوں گا کہ دنیا کو مقصود بالذات نہ بنا لو۔ دین کو مقصود بالذات ٹھہراؤ اور دنیا اس کے لئے بطور خادم اور مرکب کے ہے۔ بسا اوقات ایسے کام ہوتے ہیں کہ غریبوں اور مفلسوں کو وہ موقعہ نہیں ملتا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں خلیفہ اول رضی اللہ عنہ جو ملک التجار تھے مسلمان ہو کر لاتنظیر مدد کی اور آپ کو یہ مرتبہ ملا کہ صدیق کہلائے اور پہلے رفیق اور خلیفہ اول ہوئے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۹۱/۹۲)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۶ جون بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور کو بے چینی کی تکلیف رہی، گو پرسوں کی نسبت کمی تھی۔ شروع رات نیند تو آگئی۔ مگر آخر رات پھر بے چینی ہو گئی۔ اس وقت طبیعت بہتر ہے احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

اخبار احمدیہ

— ● ربوہ ۲۶ جون۔ محترم سیدہ مقصورہ بیگم صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت گزشتہ دو تین روز سے درد گردہ کی وجہ سے بہت ناساز ہے۔ اگرچہ اب درد میں پہلے کی نسبت تو کسی قدر کمی ہے۔ لیکن تکلیف پورے طور پر دور نہیں ہوئی ہے۔ اور طبیعت بدستور ناساز چلی آرہی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

— ● ربوہ ۲۶ جون۔ حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب گزشتہ ڈیڑھ ماہ سے بعارضہ ہائی بلڈ پریشر بہت بیمار ہیں۔ بلڈ پریشر بہت آہستہ آہستہ کم ہو رہا ہے طبیعت میں بالعموم گھبراہٹ رہتی ہے اور کمزوری دن بدن بڑھ رہی ہے۔ ضعف کی وجہ سے آپ احباب کے خط و کتابت کا جواب بھی نہیں دے سکتے تاہم دعا سب کے لئے کرتے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے آمین

— ● ربوہ ۲۶ جون۔ محترم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول کی بیگم صاحبہ گزشتہ ہفتہ عشرہ سے اعصابی کمزوری کی وجہ سے بیمار ہیں۔ تبخیر معدہ اور ضعف قلب کی بھی شکایت ہے۔ دو تین تیسرے روز شدید دورہ پڑتا ہے۔ جس کی وجہ سے حالت تشویشناک ہو جاتی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

— ● مورخہ ۲۵/۲۶ جون ۱۹۶۵ء کی درمیانی رات اللہ تعالےٰ نے مکرم حمید الدین صاحب خوشنویس الفضل کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے نومولودہ مکرم نور الدین صاحب خوشنویس کی پہلی پوتی ہے۔ بچی کا نام ذریعہ نسرین تجویز ہوا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ نومولودہ کو نیک صالحہ اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین

مسعود احمد پیشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ جون ۶۵ء

اسلام ہمہ گیر اور صلح کن دین ہے

(قسط نمبر ۲)

کل کے اداریہ میں ہم نے واضح کیا تھا کہ کس طرح اسلام تمام دوسرے مذاہب کے پیروؤں سے اتحاد و اتفاق کا بنیادی اصول پیش کرتا ہے۔ اسلام ایک علمی (سائنٹفک) دین ہے۔ اس لئے اس کی تعلیمات حقیقت پر مبنی ہوتی ہیں۔ وہ کوئی بات غیر مبہم طور پر نہیں منواتا بلکہ اس کے لئے محکم دلیل بھی پیش کرتا ہے۔

پہلے مذاہب چونکہ خاص زمانوں اور خاص مکانوں کے ساتھ مختص ہوتے تھے اس لئے وہ اکثر (Dogmatic) تحکمانہ یا اذعانی ہوتے تھے چونکہ انسان کی دماغی سطح نے مکمل طور پر نشوونما نہیں پائی ہوئی تھی اس لئے اللہ تعالےٰ نے تدریج کا طریق اختیار کیا۔ چنانچہ تورات کے دس احکام اسی طرح اذعانی انداز میں پیش کئے گئے ہیں۔ تو چوری نہ کر۔ تو زنا نہ کر وغیرہ وغیرہ مگر اسلام کوئی حکم نہیں دیتا جس کے ساتھ واضح طور پر دلیل نہیں دیتا اور وہ ہر ایک بات کو انسان کے ترقی یافتہ ذہن اور عقل کے مطابق پیش کرتا ہے۔ پہلے مذاہب کے لئے اس وجہ سے بھی یہ طریق اختیار کیا گیا تھا کہ وہ مختص بالزمان والمکان ہوتے تھے مگر اسلام تمام زمانوں اور تمام مکانوں کے لئے ہے اس لئے ضرور تھا کہ اسکے احکام ترقی یافتہ ذہن اور عقل کو بھی اپیل کرنے والے ہوں۔

سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے دو ایسے پیشوائے دین ہیں جن کی تعلیم مسخ شدہ ہو کر اپنی قوم سے نکل کر دوسری اقوام میں بھی پہنچی ہے ایک سیدنا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام اور ایک سیدنا حضرت گوتم بدھ علیہ السلام۔ اگرچہ ان پیشوایانِ مذاہب کی تعلیمات کو ظاہر طور پر اس لئے مسخ کرنا پڑا کہ غیر اقوام اس کو قبول کر لیں کیونکہ اپنی قوم میں ان دونوں کو سخت ناکامی ہوئی تاہم ان کی حقیقی تعلیمات بھی مسخ شدہ صورت میں اپنی جھلک دکھاتی رہیں۔ چنانچہ عیسائیت نے رومن بت پرستی کے رسوم اپنا کر اسکو یورپ کے لئے قابل قبول بنا دیا۔ تاہم اس نے جہاں یسوع مسیح کا ایک بت ہزاروں بتوں کی بجائے یورپ کو دیا وہاں ساتھ ہی اللہ تعالےٰ کا تصور بھی ان کے ذہنوں میں راسخ کر دیا۔ مسیحی نرمی اور محبت کی تعلیم کا بھی یورپ پر اثر ہوا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قربانی نے بھی ان کو بہت متاثر کیا۔

اسی طرح مشرق بعید میں اگرچہ حضرت بدھ علیہ السلام کی حقیقی تعلیم مسخ ہو گئی تاہم اس تعلیم کا حقیقی مطلب یعنی بھگتی۔ خدمتِ خلق اور عجز و انکسار جو برہمنزم کی متشددانہ ذہنیت کو سنوارنے کے لئے آپ کو دیئے گئے تھے آپ کی تعلیمات کی مسخ شدہ صورت میں بھی موثر رہا اور ان اقوام کے اخلاق پر اثر انداز ہوا جنہوں نے اس کو قبول کیا۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وسط ایشیا اور مغرب کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مشرق بعید کے لئے حضرت بدھ علیہ السلام گویا اسلام کے لئے ارہاص کے طور پر تھے۔ اگرچہ یہ دونوں بزرگ صرف اپنی اپنی قوم کے لئے مبعوث ہوئے تھے مگر ان کی تعلیمات کو مسخ شدہ صورت میں سہی تمام دنیا میں اپنے اپنے حلقہ کی حد تک پھیل گئیں۔ اور اس طرح تمام دنیا کا ایک ایسا یکساں ذہن بنانے کے لئے کام آئیں جو اسلام کو قبول کرنے کے لئے تیار ہو۔

آج دنیا میں انہی دو مذاہب کے ماننے والوں کی تعداد مغرب اور مشرق میں پھیلی ہوئی ہے اور اسلام جو دنیا کے گویا وسط میں ہے ان دونوں مذاہب کے پیروؤں سے گھرا ہوا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے ان دونوں مذاہب کے پیروؤں پر اثر انداز ہو رہا ہے۔ اور جو تعلیمات ادھوری صورت میں عقل کی بنا پر ان کے پیروؤں میں پھیلی ہوئی ہیں اسلام میں وہی تعلیمات مکمل اور محکم بنیاد پر موجود ہیں۔

ہم یہاں صرف عیسائیت کی مثال لیتے ہیں۔ اسلام عیسائیت پر کئی پہلوؤں سے اثر انداز ہو رہا ہے۔ ایک پہلو تو یہ ہے کہ عیسائیوں میں تثلیث کا اصول بہت کمزور ہوتا چلا جاتا ہے اور توحید باری تعالےٰ کا تصور زیادہ سے زیادہ قبولیت حاصل کرتا چلا جا رہا ہے۔ چنانچہ Witness of yehovah (شاہدان یہوہ) کے علاوہ اور بھی کئی تحریکیں توحید کی بنیاد پر عیسائیوں میں فروغ پا رہی ہیں۔ یہ مسئلہ کہ اسلام کس طرح عیسائیت پر اثر انداز ہو رہا ہے بڑی تفصیل چاہتا ہے۔ ہم اس مختصر مضمون میں صرف ایک بات کا ذکر کرنا چاہتے ہیں اور وہ اس واقعہ سے تعلق رکھتا ہے جو حال میں عیسائیت (رومن کیتھولک) کے بااختیار ادارہ اکومینیکل کونسل کے ایک فیصلہ کی صورت میں ظہور پذیر ہوا ہے۔ اور جس میں نہ صرف یہودیوں کو سیدنا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے مصلوب کرنے سے بری الذمہ قرار دیا گیا ہے بلکہ جس میں دوسرے مذاہب مثلاً ہندومت۔ بدھ مت اور اسلام کے ساتھ احترام اور ان مذاہب کے پیروؤں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی تلقین کی گئی ہے (یہ فیصلہ ہم اسی پرچہ میں دوسری جگہ نقل کر رہے ہیں)۔

اگر موجودہ اناجیل اور کلیسیا کی تعلیمات کو لیا جائے تو یہ تمام فیصلہ قطعاً ناجائز قرار پاتا ہے۔ کیونکہ اناجیل کی تعلیم تو یہ ہے کہ بنی اسرائیل کے سوا کسی غیر قوم کو تبلیغ ہی نہ کی جائے چہ جائیکہ ان سے اچھا سلوک کیا جائے۔ اناجیل میں تو سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف یہ قول بھی منسوب کیا گیا ہے کہ لڑکوں کی روٹی کتوں کو نہیں ڈالی جا سکتی۔ اور یہ کہ آپ نے اپنے حواریوں کو یہ تاکید کی کہ غیر قوموں کی طرف نہ جانا بلکہ اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو ہی واپس لانے کی کوشش کرنا۔ البتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد پولوس نے یہ جسارت کی بلکہ کہنا چاہیئے نافرمانی کی کہ عیسائیت کو یورپین اقوام میں لے گیا مگر اس کو اتنا مسخ کر دیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صحیح تعلیم بت پرستانہ رسومات میں دب کر رہ گئی ہے۔ تاہم اس جسارت کا یہ فائدہ ہوا ہے کہ بت پرست یورپ میں توحید باری تعالےٰ کا تصور بھی پیدا ہو گیا اور یہی چیز ہے جس کے نتیجہ میں آج پوپ جیسے متعصب عیسائی کی مجلس میں اسلام کا یہ اصول تسلیم کیا جا رہا ہے کہ

ان من امۃ الا خلا فیھا نذیر۔

دوسری قوموں سے سلوک کا اصول موجودہ عیسائیت سے عظیم گریز ہے اور اناجیل کی تعلیم سے بالکل اُلٹ ہے۔ یہ صریحاً اسلام کا اثر ہے۔ یہ لوگ اسلام کی سچائیوں کو عیسائی رنگ دے کر اپنا رہے ہیں مگر اصل منبع کو ظاہر کرنے سے پرہیز کرتے ہیں۔ لیکن یہ پردہ ہمیشہ تک پڑا نہیں رہ سکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ زمانہ نزدیک آتا جا رہا ہے جب کہ دنیا اسلام کی تعلیمات کو کھلم کھلا اختیار کر لے گی۔ دنیا کے راستی پسند انسان حقیقی اسلام سے واقف ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اس تعلق میں مسلمانوں میں جماعتِ احمدیہ واحد جماعت ہے جو تبلیغ اسلام کر رہی ہے۔

کلامِ پاک لبوں پر جیانگاہوں میں

کلامِ پاک لبوں پر جیانگاہوں میں
نمازیں پڑھتے ہوئے مسجدوں میں راہوں میں

نکل پڑے ہیں الٰہی ترے بھروسہ پر
گدا کہ تذکرے جنکے ہیں بادشاہوں میں

دمِ مسیحِ زماں ہے کہ ذوالفقارِ علی
پڑا ہے تہلکہ دجّال کی سپاہوں میں

اذانیں گونجیں کلیساؤں کے مناروں سے
قدم لرز گئے یورپ کی رقص گاہوں میں

یقیں ہے توڑ دیں تنویر اپنے چنگ و رباب
مزہ جب آ گیا ان کو سحر کی آہوں میں

یہودیوں نے حضرت مسیح کو صلیب پر نہیں چڑھایا

ہندومت، بدھ مذہب اور اسلام ہمارے لئے قابلِ احترام ہیں،

عیسائیت کے بااختیار ادارہ ایکومینیکل کونسل کی تصریح

(منقولہ از ہفت روزہ شہاب ۳۰ مئی ۶۵ء) (اس سلسلہ میں صفحہ ۲ پر ایڈیٹوریل ملاحظہ ہو)

یہ ایکومینیکل (کلیسائی) کونسل کے فیصلے کا مسودہ ہے جس کے اجلاس ویٹیکن (اٹلی) میں ۱۴ ستمبر سے ۲۱ نومبر ۱۹۶۴ء تک منعقد ہوئے تاکہ یہود کو صلیبِ مسیح کے جرم سے بری الذمہ قرار دیا جائے اس قرارداد کو پہلے تو "یہودیوں کے بارے میں اعلان" کیا گیا تھا لیکن بعد میں وسعت دے کر دوسرے مذاہب کو بھی اس میں شامل کر لیا گیا۔ گویا اب وہ غیر عیسائی مذاہب کے ساتھ کلیسا کے تعلقات پر ایک اہم دستاویز ہے ـــــ ہم اسے اسلامک ریویو لندن سے ترجمہ کرنے کے بعد شکریہ کے ساتھ قارئین کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ ادارہ

ہمارے اس دور میں جب کہ نوعِ انسانی روز بروز باہم قریب سے قریب تر ہوتی جا رہی ہے اور بکھری ہوئی اقوام کے تعلقات مضبوط سے مضبوط تر ہو رہے ہیں کلیسا کو غیر عیسائی مذاہب کے ساتھ تعلقات کی اہمیت کا پورا پورا احساس ہے۔

تمام اقوام ایک گروہ ہیں ان کی اصل ایک ہے کیونکہ خدا نے پوری نسلِ انسانی کو روئے زمین پر بسایا۔ ان کا انجام بھی ایک ہونے والا ہے۔ خدا اس کی خدائی، اس کی نوازش ـــــ جس کی گواہی اس کی مخلوق دے رہی ہے ـــــ اور اس کی بخشش کی تدابیر تمام انسانوں کے لئے یکساں ہیں اور بالآخر تمام چیدہ لوگ اس مقدس شہر میں مجتمع اور متحد ہوں گے۔ جس کی روشنی نورِ خدا ہے وہ شہر جہاں اقوام اس کی بخشش سے بہرہ مند ہونگی۔

انسان مختلف مذاہب سے انسانی معاملات کی لاینحل الجھنوں کے جوابات کی توقع رکھتے ہیں وہ الجھنیں جو آج انسانوں کے قلوب کو ہلائے دے رہی ہیں جیسا کہ وہ گزشتہ زمانوں میں ہلاتی رہی ہیں۔ انسان کیا ہے؟ ہماری زندگی کا مدعا و مقصد کیا ہے؟ گناہ کیا اور ثواب کیا ہے؟ حقیقی خوشی کی راہ کون سی ہے؟ موت کیا ہے اور بعد از موت فیصلے اور جزا و سزا کیا ہیں؟ اور سب سے آخر میں یہ کہ وہ ناقابلِ بیان سرِّ مخفی کیا ہے جو ہمارے وجود کا احاطہ کیے ہوئے ہے اور جو ہماری ہستی کا سرچشمہ بھی ہے اور نقدیر بھی؟

ہندومت اور بدھ مت

جو مذاہب ترقی پذیر ثقافت کے حامل رہے ہیں، وہ انسان کے بڑے بڑے سوالات دیتے وقت زیادہ سلجھے ہوئے تصورات پیش کرتے اور زیادہ ستھری زبان استعمال کرتے ہیں۔

مثال کے طور پر ہندومت کے پیروکار لاتعداد اصنام اور فلسفیانہ فہم کی کوششوں سے اس کا اظہار کرتے ہوئے آسمانی راز کو افشا کرتے ہیں۔ وہ آفاتِ بشری سے بچنے کے لئے نفس کشی کے طریقے اختیار کرتے ہیں گہرے گیان دھیان اور پرماتما کی جانب محبت و اعتماد سے بھری ہوئی پرواز کے ذریعے مکتی (نجات) کے متلاشی ہیں۔

پھر بدھ مت اسی تغیر پذیر دنیا کی انقلابی ناقابلیت کے اعتراف کے پیشِ نظر ایک ایسا طریقہ سکھاتا ہے جس سے عقیدتمند اور یقین و اعتماد رکھنے والے انسان اپنے لئے وجود کی نفی، عدمِ استقلالِ اشیاء اور صفائی باطن سے حصولِ نجات کی تگ و دو کر کے دیرپا راحت و سکون حاصل کرتے ہیں۔

روئے زمین پر دوسرے مذاہب بھی قلبِ بشر کے اضطراب کا جواب پیش کرتے ہیں۔ وہ اپنے اپنے طریقے سے اصول قوانین زندگی اور مقدس رسوم قائم کر کے راستے کی نشان دہی کرتے ہیں۔

ان مذاہب میں جو کچھ بھی حق اور مقدس ہے کیتھولک کلیسا کو اس سے کوئی بیر نہیں ـــــ وہ عمل اور ان طریقہائے زندگی اور تصورات و تعلیمات کا بڑا احترام کرتا ہے خواہ وہ اس کے اپنے ساختہ طریقوں اور تصورات سے مختلف ہی کیوں نہ ہوں اس لئے کہ وہ بہرحال اس سچائی کی ایک کرن کو ظاہر کرتے ہیں جو تمام انسانوں کو منور کئے ہوئے ہے۔

پس کلیسا اپنے فرزندوں کو دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کی مذمت کرنے پر ملامت کرتا ہے اگرچہ ان کا مقصد ان روحانی اور اخلاقی اچھائیوں اور ان معاشرتی و ثقافتی اقدار کو محفوظ رکھنا بلکہ آگے بڑھانا ہے جو کہ دوسرے مذاہب کی روایات میں پائی جاتی ہیں۔

اسلام کا احترام

کلیسا کا سینہ مسلمانوں کے احترام سے معمور ہے۔ وہ ایک خدا کو مانتے ہیں جو زندہ و موجود ہے اور تمام اختیارات کا مالک ہے۔ وہ ارض و سما کے خالق کو مانتے ہیں جس نے انسانوں سے کلام کیا ہے۔ وہ اس کے بعید القیاس احکام پر بھی صدقِ دلی سے عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں جیسے کہ ابراہیم علیہ السلام نے کیا تھا جس کے دین کو وہ اپنا دین سمجھتے ہیں۔ اگرچہ مسلمان مسیح علیہ السلام کو خدا نہیں مانتے لیکن وہ ان کا رسول کی حیثیت سے احترام کرتے ہیں۔ وہ انکی کنواری ماں مریم کا بھی احترام کرتے ہیں۔ بعض اوقات وہ انہیں بڑی عقیدت سے پکارتے ہیں اور پھر وہ اس یومِ آخر کے بھی منتظر ہیں جب خدا اپنے نیک بندوں کو جزا دے گا۔

علاوہ بریں چونکہ وہ خدا کی عبادت سمجھتے ہوئے نماز ادا کرتے، زکوٰۃ دیتے اور روزے رکھتے ہیں اس لئے وہ اخلاقی زندگی کو ـــــ خواہ وہ فرد کی ہو یا خاندان یا معاشرے کی ـــــ اس کی رضا کے مطابق ڈھالنا چاہتے ہیں۔

البتہ گزشتہ صدیوں میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے مابین بہت سی لڑائیاں ہوئی ہیں۔ پس یہ مقدس مجلس سب سے توقع رکھتی اور ان پر زور دیتی ہے کہ وہ نہ صرف ماضی کو بھول جائیں بلکہ باہم ایک دوسرے کو سمجھنے کے لئے معاشرتی انصاف کی حفاظت اور اسے وسعت دینے کے لئے دیانتداری سے کام کریں تاکہ ان کی سعی و کوشش سے پوری نوعِ بشر فائدہ اٹھائے۔

یہودی بری الذمہ ہیں

جب یہ مقدس مجلس کلیسا کے رازہائے سربستہ کے بارے میں تحقیق کرتی ہے تو وہ رشتہ اس کے سامنے رہتا ہے جو عہدنامہ جدید کے لوگوں کو ابراہیم کے گھرانے سے وابستہ کئے ہوئے ہے۔ ایک قلبِ شکور کے ساتھ مسیحی کلیسا تسلیم کرتا ہے کہ نجات کی خدائی تدبیروں کے مطابق اس کے عقیدے اور اس کے انتخاب کا سرا اس گھرانے کے بزرگوں یعنی موسیٰ علیہ السلام اور دوسرے پیغمبروں کے ساتھ ملتا ہے۔ وہ مانتا ہے کہ جو لوگ مسیحؑ پر ایمان رکھتے ہیں ـــــ یعنی عقیدے کے مطابق فرزندانِ ابراہیم ـــــ اسی بزرگ خاندان کی دعوت میں شریک تھے سرزمین سلاسل سے منتخب حضرات کی ہجرت اس کی نجات کا پیش خیمہ ہے پس کلیسا اس بات کو بھول نہیں سکتا کہ اسے عہدنامہ قدیم کے الہامات ان لوگوں کے ذریعے سے پہنچے ہیں جن پر خدا نے اپنی رحمت بے پایاں کے ساتھ سابق عہدنامہ نازل کیا۔ وہ یہ بھی نہیں بھول سکتا کہ وہ اس شجرِ زیتون کی جڑ سے خوراک حاصل کرتا ہے جس میں کفر کی شاخوں کا پیوند لگایا گیا ہے۔ بلاشبہ کلیسا یہ مانتا ہے کہ مسیح نے اپنی صلیب سے یہود اور کفار کی دوئی مٹا کر دونوں کو ایک کر دیا۔

کلیسا ہمیشہ ابنائے نوع کے بارے میں رسول کے الفاظ کو ذہن میں رکھتا ہے کہ

> "فرزندی، شان و شوکت
> عہد و پیمان، قانونِ وحی،
> عبادت اور وعدے ان کے
> ہیں۔ انہی کے بزرگانِ خاندان
> ہیں اور گوشت پوست کے لحاظ
> سے مسیحؑ انہی کا ہے۔"

اسے یہ بھی یاد ہے کہ وہ رسول جو کلیسا کے ستون اور اصلی سہارا تھے اور مسیح کی انجیل مقدس کی دنیا بھر میں اشاعت کرنے والے شاگرد (پیرو) تھے، یہودیوں میں سے تھے۔

اگرچہ یہودیوں کے ایک بہت بڑے طبقے نے رسول کو تسلیم نہیں کیا لیکن بزرگِ خاندان کے باعث وہ خدا کے بہت چہیتے تھے۔ یہ شہادت رسولوں کی اور ناقابلِ تنسیخ ہے فرمانِ خدا اور اس کی عطا کردہ نعمتوں کی مانند۔ انہی رسولوں اور نبیوں کی معیت میں کلیسا اس دن کا منتظر ہے جو صرف خدا ہی کو معلوم ہے جب سب انسان ہم زبان ہو کر اسی کو پکاریں

اور ایک دوسرے کے شانہ بشانہ ہو کر اس کی اطاعت بجا لائیں گے۔

پس جب کہ عیسائیوں اور یہودیوں کی پدری روحانی میراث اتنی بڑی نوعیت کی ہے یہ مقدس مجلس مشترکہ علم اور احترام کی حامیت اور سفارش کرنا چاہتی ہے وہ علم اور احترام جو کہ سب سے بڑھ کر کتاب مقدس اور دینیاتی مطالعے کا ثمرہ اور برادرانہ گفتگوؤں کا حاصل ہے۔

علاوہ ازیں یہ مجلس بے انصافی کو مسترد کرتے ہوئے خواہ وہ کسی قسم کی ہو اور ان نول پر جہاں بھی کی گئی ہو اس مشترکہ میراث پدری کو پیش نظر رکھے ہوئے ہے لہذا وہ یہودیوں سے نفرت اور ان کی تادیب کو ناپسند کرتی بلکہ اس کی خدمت کرتی ہے۔ چاہے وہ گذشتہ زمانوں میں کی گئی ہو چاہے ہمارے زمانے میں۔ وہ کبھی یہودیوں کو راندہ، ملعون اور صلیب دینے کے ملزم لوگوں کی حیثیت سے پیش نہ کریں خدا کے ساتھ مسیحی علیہ السلام کی محبت کے عوض جو کچھ پیش آیا اس کا الزام اسی وقت کے تمام زندہ لوگوں پر عائد نہیں کیا جا سکتا اور آج کے لوگوں کا تو ذکر ہی کیا۔

کفار کے ساتھ بہتر سلوک

علاوہ ازیں کلیسیا کا ہمیشہ سے یہ عقیدہ رہا ہے اور آج بھی ہے کہ مسیح علیہ السلام نے تمام انسانوں کے گناہوں اور ان کی بے پناہ محبت کے باعث آزادی کے ساتھ موت قبول کی اس لئے اب یہ عیسائیوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ مسیح علیہ السلام کی صلیب کو خدا کی ہمہ گیر محبت کی نشانی کے طور پر پیش کریں اور اسے اس سرچشمے کی حیثیت سے دنیا کے سامنے لائیں جس سے ہر رحمت پھوٹتی ہے۔

اگر ہم کچھ انسانوں کے جو اس کے نقشے کے مطابق تخلیق کئے گئے ہیں بھائیوں کا سا برتاؤ نہ کریں تو ہم واقعتہً خدا کو مخاطب نہیں کر سکتے جو سب کا باپ ہے۔ انسان کا ابنائے نوع کے ساتھ رویہ اور خدا (باپ) کی زبان ایک دوسرے سے اس طرح وابستہ ہیں کہ زبان وحی کو کہنا پڑا "جو محبت نہیں کرتا وہ خداوند کو نہیں جانتا"۔

پس جو نظریہ یا عمل احترام انسانی کے سلسلے میں انسان اور انسان یا قوم اور قوم کے مابین امتیاز روا رکھتا ہے اور یوں ان میں سے ہر ایک کے اندر مختلف قسم کے حقوق پیدا کرتا ہے ایسا نظریہ یا عمل بالکل بے بنیاد ہے۔

لہذا تمام بشر بالخصوص عیسائی دوسروں کے ساتھ ان کی نسل، رنگ، عقیدے اور طرز زندگی کے باعث امتیاز برتنے، اور انہیں ہراساں کرنے سے پرہیز کریں۔ بلکہ مقدس رسولوں پیٹر اور پال کے نقش قدم پر چلتے ہوئے یہ مقدس مجلس اہل ایمان پر زور دیتی ہے کہ وہ "کفار" کے بارے میں بہتر رویہ اختیار کریں اور جہاں تک ان کے بس میں ہو تمام انسانوں کے ساتھ امن سے رہیں تاکہ وہ فی الواقع آسمانی باپ کے فرزند بن سکیں۔

میاں محمد عبداللہ صاحب ابن حضرت مولوی محمد دین صاحب کا ذکر خیر

میرے خالو میاں محمد عبداللہ صاحب اسسٹنٹ ڈائریکٹر لیبر لائل پور ۲۰ جون کو صبح چار بجے میو ہسپتال لاہور میں بعارضہ قلب ۵۲ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم کا جنازہ دو بجے دوپہر لاہور سے ربوہ لایا گیا۔ نماز عصر کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں بزرگان سلسلہ و احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ آپ نے جنازہ کو کندھا بھی دیا اور پھر قبر تیار ہونے پر آپ نے ہی اجتماعی دعا فرمائی۔ مرحوم نے لائل پور آ کر اپنے عہدے کا چارج ابھی لیا ہی تھا کہ اگلے دن دل کا شدید حملہ ہوا بعد میں حالت کافی سنبھل گئی تھی لیکن ۲۰ جون کو پھر اچانک شدید حملہ ہوا۔ جس سے جانبر نہ ہو سکے اور اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔

مرحوم بہت نیک اور مخلص احمدی تھے ۱۹۵۳ء کے فسادات سے پہلے جب احمدیوں کے خلاف بہت سا جھوٹا پروپیگنڈا کیا جا رہا تھا آپ کے محکمہ میں بھی یہ فضا قائم تھی۔ آپ کے افسران بھی پراپیگنڈے سے متاثر تھے۔ مگر آپ افسران کو مناسب جواب دیتے اور دلیری کے ساتھ ان کی غلط فہمیوں کا ازالہ کرتے تھے محکمہ میں ایک شخص نے کہا کہ عنقریب جماعت احمدیہ ختم ہو جائے گی۔ آپ نے فرمایا کہ خدا اس جماعت کی حفاظت کرنے والا ہے اس سلسلہ کا کوئی بال بھی بیکا نہیں کر سکتا آخر وہ دن بھی آ گیا۔ جب خدا تعالیٰ نے اپنا خاص فضل فرمایا۔ مخالفین اپنے ارادوں کو عملی جامہ پہنانے میں ناکام ہو گئے اس وقت آپ نے اس شخص کو کہا کہ دیکھا کس طرح خدا تعالیٰ اس سلسلہ کی حفاظت کی ہے۔ وہ شخص اپنا سا منہ لے کر رہ گیا۔ غرض مرحوم ایک غیر تمند احمدی تھے

مرحوم کے والد بزرگوار حضرت مولوی محمد دین صاحب کے لئے یہ بہت بڑا صدمہ ہے جیسا کہ آپ خود بھی عرصہ سے علیل ہیں آپ کو اپنی زندگی میں اپنے بیٹوں کی وفات کے صدمے برداشت کرنے پڑے ان سے پہلے آپ کے فرزند احمد دین صاحب مرحوم نے تقسیم ہند و پاک کے بعد عین جوانی میں وفات پائی آپ نے یہ صدمہ بڑے تحمل سے برداشت کیا ہے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے تین لڑکے اور ایک لڑکی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔

(منیر الدین بابر محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ)

مکرم محمد حسن خان صاحب آف مورد ضلع نواب شاہ کی افسوسناک وفات

محترم حاجی عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع نواب شاہ نے یہ افسوسناک اطلاع دی ہے کہ مکرم ماسٹر محمد حسن خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مورد ضلع نواب شاہ ٹرک کی زد میں آ کر وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون مرحوم کی عمر اندازاً ۴۲ سال تھی اور صحت بہت اچھی تھی۔ بیعت کا سال غالباً ۱۹۵۰ء تھا۔ آپ مورد شہر میں جو ضلع نواب شاہ کی تحصیل ہے تجارتی کاروبار کرتے تھے۔ اور مکرم حاجی قمر الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ قمر آباد کی دوکان "حاجی قمر الدین اینڈ سنز" کے مینیجر تھے اور وسیع پیمانہ پر کریانہ کا ہول سیل کاروبار کرتے تھے اور اپنی امانت و دیانت۔ محنت، مستعدی اور حسن سلوک کی وجہ سے سارے شہر میں ایک مقبول شخصیت تھے۔

مرحوم نے جس زمانہ میں بیعت کی اس وقت مورد شہر میں احمدیوں کا کوئی مرکز نہیں تھا۔ اور جماعت کے افراد کی تعداد بھی بالکل قلیل تھی۔ آپ نے جماعت میں داخل ہوتے ہی جماعت کے کاموں میں اخلاص اور مستعدی سے حصہ لینا شروع کیا۔ مسجد کے لئے مورد شہر میں ایک موزوں ۔۔۔۔۔۔ اور بارونق مقام پر قومی شاہراہ کے قریب ایک جگہ حاصل کی۔ جو ایک گہرے گڑھے کی شکل میں تھی۔ پہلے اس کو بڑی محنت اور جانفشانی سے پر کروا کر سطح کے برابر کیا اور پھر اس پر عمارت بنوائی جو اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکمل مسجد کی شکل میں تیار ہو چکی ہے۔ اور پانچوں وقت احباب نماز کے لئے وہاں جمع ہوتے ہیں۔ اور جماعت کے لئے مرکز کا کام دے رہی ہے۔ اس مسجد کی تعمیر میں مکرم حاجی قمر الدین صاحب اور مکرم حاجی کریم بخش صاحب نے مالی لحاظ سے قابل قدر امداد فرمائی۔ مگر مسجد کی تعمیر اور تکمیل کے جملہ مراحل مرحوم کی محنت، اخلاص اور مستعدی کا ہی نتیجہ ہیں۔ اسلئے یہ مسجد مرحوم کا ایک قابل قدر یادگار کارنامہ رہے گا۔

مرحوم بہت سی نیک اور ممتاز صفات کے مالک تھے۔ نمازوں کے پابند تھے۔ اللہ کے رستہ میں مالی خرچ کرنے میں ان کا دل دلیر تھا۔ اس میں بڑی مسرت اور بشاشت کا اظہار کرتے تھے۔ مہمان نواز تھے۔ ظاہر باطن یکساں تھا شکل و صورت بارعب تھی چہرہ پر بھرپور داڑھی بہت سجتی تھی۔ تبلیغ کا شغف تھا۔ دوکان پر ہمیشہ سلسلہ کا لٹریچر رکھتے اور دوکان پر آنیوالوں کو دیتے۔ تبلیغ نرمی اور حکمت سے کرتے۔ باوجود عدیم الفرصتی ہونے کے جلسہ سالانہ پر ربوہ پہنچتے اور اس روحانی اور علمی مائدہ سے پورا فائدہ اٹھاتے۔

مرحوم کے دو بھائی ہیں۔ ایک بھائی تو ان کے ساتھ ہی احمدیت قبول کر لی تھی۔ مگر سب سے بڑا بھائی اپنی چند مخفی مجبوریوں کی بناء پر کافی عرصہ احمدیت سے رکا رہا۔ مرحوم اس کو نرمی۔ محبت اور حسن سلوک سے تبلیغ باقاعدہ کرتے رہے۔ آخر ان پر بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا اور گذشتہ جلسہ سالانہ پر ربوہ جا کر انہوں نے بیعت کر لی اور سلسلہ میں داخل ہو گئے۔ مرحوم کو ان کی سلسلہ میں شمولیت سے نہایت ہی مسرت ہوئی۔ مرحوم بلوچ قوم کے مشہور قبیلہ چانڈیا سے تعلق رکھتے تھے۔ اس قبیلہ پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ سندھ کے علاقہ میں دوسرے قبائل کی نسبت یہ قبیلہ احمدیت کی طرف زیادہ راغب اور متوجہ ہے اور احمدیت کو قبول کرنے میں ان کا زیادہ حصہ ہے۔

مرحوم کی شادی کو کافی عرصہ ہو چکا تھا لیکن نرینہ اولاد نہیں تھی۔ چند سال ہوئے انہوں نے دوسری شادی کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نرینہ اولاد بھی عطا فرمائی۔

مورد شہر میں مرحوم کا وجود جماعت کے لئے بہت مفید تھا۔ اپنوں اور غیروں پر یکساں ان کو اثر و رسوخ حاصل تھا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے اور ان کی ناگہانی وفات سے جو خلا محسوس ہونے لگا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کو پر کرے۔ اور مرحوم کو اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین یا ارحم الراحمین

(غلام احمد فرخ۔ قمر آباد)

درخواست دعا

میرے ماموں مکرم خلیل احمد صاحب ابن مکرم مولوی عطا محمد صاحب (صحابی) سالی ڈاد پنڈی مورخہ ۲۵ جون کو کینیڈا روانہ ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت خصوصاً بزرگان سلسلہ سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اس سفر کو سلسلہ کے لئے اور خود ان کے لئے موجب برکت بنائے۔ آمین

(ناصر احمد قریشی۔ دفتر تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

تحریک جدید کے معاونین خاص

اکناف عالم میں تبلیغ اسلام کیلئے ایک ہزار روپیہ یا اس سے زائد چندہ دینے والے مخلصین

اس سلسلہ میں قبل ازیں جماعت احمدیہ کراچی کے احباب پر مشتمل ایک فہرست شائع ہو چکی ہے اور آج اضلاع جھنگ اور لاہور کے ایسے احباب کے اسماء ذیل میں ہیں جو ایک ہزار روپیہ یا اس سے زائد سالانہ چندہ تحریک جدید ادا فرماتے ہیں اور اس طرح وہ تحریک جدید کے معاونین خاص میں شمار ہوتے ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی ان کا شمار خواص میں ہو اور ان کے مال و نفوس میں غیر معمولی برکات نازل ہوں۔

یہ امر تو احباب جماعت کو معلوم ہی ہے کہ اس مد میں سب سے زیادہ چندہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کا ہے یعنی بقدر -/۱۲۰۰۰ روپے

۱	مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج عالمی عدالت	-/۵۳۰۰ "
۲	" صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب	-/۱۴۲۵ "
۳	" نواب زادہ میاں عباس احمد خان صاحب	-/۱۱۲۲ "
۴	" صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب ربوہ	-/۱۰۰۱ "
۵	" چوہدری بشیر احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	-/۱۲۵۵ "
۶	" چوہدری فتح محمد صاحب محمد نگر لاہور	-/۱۰۹۵ "
۷	" ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب	-/۱۰۰۰

(انہوں نے حال ہی میں اپنا وعدہ -/۶۰۰ روپے سے بڑھا کر ایک ہزار روپیہ کر دیا ہے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ)

جن مخلصین کے چندے ایک ہزار روپیہ کے قریب قریب پہنچ چکے ہیں ان کی ذرا سی کوشش انہیں معاونین خاص میں داخل کر سکتی ہے۔ ان سے درخواست ہے کہ اپنے چندے میں مناسب اضافہ کی اطلاع دفتر ہذا میں بھجوا کر ماجور ہوں امید ہے مخلصین کو حضرت قمر الانبیاء صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پسندیدہ مصرعہ یاد ہوگا ؎

نرخ بالا کن کہ ارزاں ہنوز (دلیل المال اولی تحریک جدید)

تعلیم الاسلام انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں میں داخلہ

گھٹیالیاں (ضلع سیالکوٹ) میں ہمارا کالج واحد تعلیمی ادارہ ہے جہاں طلباء کو تعلیم۔ لائبریری اور کھیلوں کی انتہائی سہولتیں حاصل ہیں۔ ماہوار فیس ۱۶ روپے ہے ہوسٹل کا خرچ -/۳۵ اور -/۴۰ کے درمیان ہے ڈاکٹری سہولت بھی میسر ہے۔

پاکیزہ ماحول۔ سادہ طرز زندگی اور عمدہ معیار تعلیم ہے۔ احباب جلد تر اپنے بچوں کو یہاں داخل کرائیں۔

(پرنسپل)

یہ سندات کس کی ہیں؟

یہ سندات بندہ کو کہیں سے ملی ہیں جن اصحاب کی ہوں وہ خاکسار سے حاصل کر سکتے ہیں:- ۱۔ سند مڈل جے وی پاس کردہ ۳۰-۱۹۲۹ء مقام جالندھر ماسٹر محمد حسین صاحب ولد سید برکت علی شاہ صاحب ساکن چھٹیال کلاں تحصیل و ضلع ہوشیارپور حال نامعلوم

۲۔ سند مڈل پاس کردہ ۱۹۵۷ء مقام نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ بشریٰ جبین ولد نمبر ۸۹۳۰ بنت شیخ نذیر احمد صاحب سابق اسٹیشن ماسٹر ربوہ حال نامعلوم

۳۔ سند میٹرک پاس کردہ ۱۹۶۳ء مقام نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ شفقت نسیم ولد نمبر ۳۳۷۰۹ بنت محمد منیر صاحب حال نامعلوم۔

(ماسٹر حمید احمد سنیاسی۔ ربوہ)

درخواست دعا: خاکسار کی بیوی تقریباً ایک ماہ سے بیمار چلی آ رہی ہے کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے (خوشی محمد بیت المال ربوہ)

اسلام آباد

کے سیکٹر ۴/۷-G میں

گورنمنٹ نے ہمیں محدود تعداد میں پلاٹ الاٹ کئے ہیں ۱۳۸ مربع گز پر تین کمروں کے مکانات مع دیگر ضروریات کے آسان اقساط پر حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات فوری لکھیں یا ملیں۔

الحبیب ہاؤسنگ کارپوریشن رجسٹرڈ ۳۰

پہلی منزل اورنگ زیب مارکیٹ بندر روڈ (مقابل ریڈیو پاکستان) کراچی

گورنمنٹ گرلز کالج جھنگ

اعلان داخلہ

گورنمنٹ زنانہ کالج جھنگ میں آرٹس اور ایف ایس سی میڈیکل اور نان میڈیکل سال اول کا داخلہ مورخہ ۲۶ جون سے شروع ہوگا۔ داخلہ کے لئے مجوزہ فارم اور پراسپکٹس دفتر ہذا سے ہر روز دستیاب ہو سکتے ہیں۔ داخلہ فارم کے ساتھ پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ مصدقہ ہیڈ مسٹریس متعلقہ منسلک کر کے دفتر ہذا میں جمع کرا دیئے جائیں درجہ سوم میں پاس ہونے والی طالبات سائنس کے لئے درخواست نہ دیں۔ ہوسٹل میں شرکت کے لئے والد یا سرپرست کو ساتھ آنا چاہیئے۔

(پرنسپل)

"بچے کا وزن کر لیں"

اگر ایک ہفتہ کے بعد وزن نہ بڑھے تو قیمت نہ لی جاوے گی" جناب حکیم محمد عاشق صاحب بھینی شرقپور ضلع شیخوپورہ کمزور اور سوکھے سڑے بچوں کے لئے

بے بی ٹانک

تجویز کرتے وقت یہ بات بڑے اعتماد سے کہتے ہیں کیونکہ انہوں نے سالہا سال تک اس دوا کو آزمایا ہے۔ بڑی شیشی -/۳ چھوٹی سوا روپیہ خرچ ڈاک سوا روپیہ۔ درجن اور زائد پر کمیشن ۲۵ فیصدی

ڈاکٹر راجہ بروسیو اینڈ کمپنی گولبازار۔ ربوہ

کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور

قابل فروخت کوٹھی

ایک عدد کوٹھی ایک کنال میں جس میں چھوٹے بڑے ۱۱/۱۰ کمرے ہیں، ریلوے روڈ پر اسٹیشن کے سامنے واقع ہے قابل فروخت ہے۔ یہ کوٹھی لیڈی ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ کی ہے، خواہش مند احباب مجھ سے خط و کتابت کریں۔

چوہدری محمد بوٹا
سیالکوٹ شاپ غلہ منڈی ربوہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق

منیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں

نمایاں کامیابی

میری لڑکی عزیزہ صبیحہ شاہین امسال سیالکوٹ چھاؤنی کے گورنمنٹ گرلز ہائی جناح الیغی شمسی ہائی سکول اور سکاچ مشن ہائی سکول کے تمام طلباء اور طالبات میں سے ۶۴ نمبر لے کر میٹرک کے امتحان میں اول آئی ہے الحمد للہ علی ذالک۔

جملہ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کی اس کامیابی کو آئندہ مزید ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

(امۃ السلام اہلیہ محمد یوسف صاحب بٹ چیف انسپکٹر سیالکوٹ)

۲۔ ہم لیاقت میڈیکل کالج جام شورو کے سات احمدی طلباء مختلف سالوں کے امتحان دے رہے ہیں جن میں سے تین فائنل ایم بی بی ایس کے ہیں احباب ہماری اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(مرزا ارشاد علی (فائنل ایم بی بی ایس) ۱۲۱ این سیٹ ہال لیاقت میڈیکل کالج جام شورو)

آیت وَاِنْ مِّنْکُمْ اِلَّا وَارِدُھَا الخ کے صحیح معنے

پادری ڈبلیو گولڈ سیک مصنف "الکفارہ" نے یسوع مسیح کے کفارہ ہونے کے ثبوت میں جہاں اور دلائل پیش کئے ہیں وہاں قرآن کریم کی آیت وان منکم الا واردھا الخ (سورۃ مریم) سے بھی استدلال کیا ہے کہ "تم میں سے ہر ایک جہنم میں جائے گا۔ حالانکہ قرآن کریم کی محکمات میں یہ آیت موجود ہے کہ الا تزر وازرۃ وزر اخریٰ (سورۃ نجم پ۲۷) اس میں وازرۃ صیغہ صفت کا ہے۔ اس کا موصوف نفس ہے۔ اسی طرح اخریٰ بھی صیغہ صفت کا ہے اور اس کا موصوف مقدر ہے۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ کوئی اٹھانے والی جان دوسری جان کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔ اس واضح ارشاد کی موجودگی میں عیسائیوں کا یہ خیال کرنا کہ قرآن شریف سے بھی کفارہ کا ثبوت ملتا ہے کمال درجہ کی خوش فہمی ہے۔ عیسائی کہتے ہیں کہ یسوع مسیح تمام جہان کے گناہوں کا بوجھ اٹھا کر صلیب پر چڑھ گئے۔ اور خدا کی صفت عدل کے تقاضا کو پورا کرنے کیلئے سزا لے لی۔ اگرچہ یہ امر بھی قابل تنقیح ہے کہ یسوع مسیح اپنی رضامندی سے صلیب پر چڑھے تھے یا یہودنا مسعود نے جھوٹے الزامات لگا کر ان کو کافر قرار دیا اور حاکم وقت سے پھانسی کا حکم لیا۔ اس طرح یسوع مسیح کو صلیب دیا گیا۔ اور خود یسوع مسیح "ایلی ایلی لما سبقتنی" کی دعا کرتے رہے کہ اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ تعجب ہے کہ ان حالات میں جو شخص صلیب پر چڑھایا گیا اس کے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ سارے جہان کے گناہوں کا کفارہ ہو گیا۔ یا للعجب!

آیت وان منکم الا واردھا سے جو استدلال کیا گیا ہے۔ وہ قرآن کریم کے سیاق سباق کو نظر انداز کر کے کیا گیا ہے۔ یہ استدلال ایسا ہی ہے جیسے کوئی آیت لا تقربوا الصلوٰۃ سے استدلال کرے کہ قرآن کریم میں ہے کہ نماز کے قریب بھی نہ جاؤ۔ تو اس کا جواب یہی ہے کہ اس آیت کے معنی وانتم سکاریٰ کے ملانے سے صحیح ہوں گے۔ اسی طرح آیت وان منکم الخ میں پادری ڈبلیو گولڈ سیک نے سیاق سباق کو نہیں دیکھا۔ اس آیت سے چار آیت پہلے آیا ہے۔ ویقول الانسان ءاذا ما مت لسوف اخرج حیاً۔ کہ انسان کہتا ہے کہ جب میں مر جاؤں گا تو کیا ضرور مجھے زندہ کیا جائیگا۔ تو آیت وان منکم میں انہی منکرین قیامت کا ذکر ہے۔ اور خدا فرماتا ہے کہ یقیناً یہ کفار جہنم میں جائیں گے۔ پس پادری صاحب کا اس آیت سے یہ استدلال کرنا بالکل غلط ہے کہ سب لوگ جہنم میں جائیں گے اور خدا کے نیکوکار بندے اور متقی بھی جہنم میں جائیں گے۔ چنانچہ اس کی تائید قرآن کریم کے دوسرے مقامات سے بھی ہوتی ہے۔ خدا فرماتا ہے یوم نحشر المتقین الی الرحمٰن وفداً ونسوق المجرمین الیٰ جہنم وردا۔ کہ ہم متقی اور نیک لوگوں کو رحمٰن کی طرف وفد کی صورت میں جمع کریں گے اور مجرم لوگوں کو جہنم کی طرف چلائیں گے۔ گویا اس آیت میں متقین اور مجرمین کو ممتاز کر دیا۔ ایک دوسرے مقام میں فرماتا ہے ان الذین سبقت لھم الحسنیٰ اولئک عنھا مبعدون۔ لا یسمعون حسیسھا وھم فی ما اشتھت انفسھم خالدون۔ یعنی متقی تو دوزخ کی بھنبھناہٹ تک نہ سنیں گے اور جس حالت کو وہ پسند کریں گے اس میں ہمیشہ رہیں گے پس ان منکم الا واردھا الخ سے یہ مراد ہے کہ اے منکرین قیامت تم سب دوزخ میں جاؤ گے۔ پھر آیت ثم ننجی الذین اتقوا ونذر الظلمین فیھا جثیاً (مریم) میں اختصار سے حقیقت کی طرف اشارہ کر دیا کہ خلاصہ کلام یہ ہے کہ ہم متقی لوگوں کو نجات دیں گے اور ظالم اور منکرین قیامت جہنم میں جلتے رہیں گے۔ فافھم!

(خاکسار۔ قمر الدین مولوی فاضل ربوہ)

درخواست دعا } میرے پوتے عزیز سلیم الرحمٰن طومعرہ کو بزرگان سلسلہ اور احباب کرام اور درویشان قادیان کی دعاؤں سے پہلے کی نسبت آرام ہے مگر گلوں کی تکلیف ہے احباب اس کے لئے درد دل سے رمضان شریف میں دعا فرمائیں کہ خداوند کریم اس تکلیف کو بھی دور فرما کر صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔ نیز میرے بڑے لڑکے لطف الرحمٰن سلمہ کراچی کے بچوں کی صحت کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ (شیخ کلیم الرحمان ربوہ)

فاستبقوا الخیرات کے معنے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے اپنے ۲۸ فروری کے خطبہ جمعہ میں تحریک وقف جدید کے شاندار نتائج بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

"قرآن کریم نے مومن کا یہی کام بتایا ہے کہ وہ نیکیوں میں آگے بڑھتا ہے اور جب کوئی پیچھے رہ جائے تو اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ شامل کر لیتا پھر اور آگے بڑھتا ہے اور جو پیچھے رہ جائے اسے پھر اپنے ساتھ شامل کرنے کی کوشش کرتا ہے اس طرح وہ قدم بقدم آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اور ساتھ ہی اپنے پیچھے رہ جانے والے بھائیوں کا بھی خیال رکھتا ہے اور ان کو بھی اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کرتا ہے یہاں تک کہ دنیا میں نیکی ہی نیکی قائم ہو جاتی ہے یہی فاستبقوا الخیرات کے معنے ہیں۔

جملہ ممبران مجلس خدام الاحمدیہ سے گذارش ہے کہ وہ نہ صرف خود اس مبارک تقریب میں حصہ لیں بلکہ اپنے پیارے آقا کے اس ارشاد کی روشنی میں اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی اس تحریک میں شمولیت کی ترغیب دلائیں۔ قائدین مجالس جنہیں خدام الاحمدیہ کی تنظیم میں ایک اہم ذمہ داری سپرد ہے ان کا فرض ہے کہ وہ حضور کی اس سکیم کو کامیاب بنانے کے لئے پوری کوشش کریں اور مرکز کو اپنی مساعی سے مطلع رکھیں۔

(مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تقریب شادی

خاکسار کے لڑکے عزیزم ڈاکٹر عبد القادر صاحب سوا سرجن و ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر شیخوپورہ کا نکاح عزیزہ طاہرہ خانم سلمہا بی اے بی ٹی بنت مکرم ڈاکٹر محمد طفیل خان صاحب مرحوم لائلپور کے ہمراہ بعوض مبلغ -/۵۰۰۰ روپے حق مہر مورخہ ۲۴/۲ کو پڑھایا گیا تھا مورخہ ۱۷/۳ بعد نماز عصر تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ دعوت ولیمہ مورخہ ۲۸/۳ بروز اتوار بمقام شیخوپورہ کی گئی۔ جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے

(غلام مجتبیٰ پنشنر شیخوپورہ)

ولادت

۱۔ میرے بھائی عزیز نذیر احمد سیالکوٹی سپرنٹنڈنٹ ایف پی او۔ ای ایم ای کو نئے کے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۵ فروری ۱۹۵۸ء کو دوسری لڑکی تولد ہوئی ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے بچی کا نام میاں کہ آئینہ تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ بچی کی درازی عمر اور نیک اور والدین کے لئے قرۃ العین اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (بشیر احمد سیالکوٹی دفتر حفاظت مرکز ہند ربوہ)

۲۔ بتاریخ ۳۱/۱ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچہ کا نام عبد الشکور تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

(عبد اللہ خان نمبردار موضع چھانگا۔ متصل ڈسکہ)

۳۔ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو اپنے فضل سے پہلا بچہ عطا فرمائی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک۔ صالحہ۔ خادمہ دین اور ہمارے لئے قرۃ العین بنائے۔

چوہدری رفیق احمد ہیڈ ماسٹر بہلولپور چک ۱۲۷ ۹۰B۔ ضلع لائلپور

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے
اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۸ اکتوبر

الحاد کا منظم پروپیگنڈا

ایک خبر ہے کہ:۔

"نیویارک ۲۲ اکتوبر۔ نیویارک ہیرلڈ ٹریبیون نے مشرق وسطی کے راہنماؤں کی اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ روسی حکومت نے مسلم آبادی کے علاقے میں جامعہ الحاد قائم کی ہے۔ اس اخبار نے ایک اداریے میں لکھا ہے کہ روسی حکومت جو ان دنوں عربوں سے دوستی کا دم بھر رہی ہے۔ اس نے اشک آباد میں ایک یونیورسٹی محض الحاد کی ترویج کے لئے قائم کی ہے۔ اور روس کی سرکاری خبر رساں ایجنسی تاس کی اطلاع کے مطابق اس یونیورسٹی میں پہلا لیکچر "مذہب پر مارکس اور لینن کے نظریات اور مذہب کے استیصال کے طریقے" پر دیا گیا۔

مسلمان ممالک کے دینی راہنماؤں کو اس واقعہ کی طرف فوراً توجہ دینی چاہیئے"

(تسنیم لاہور ۲۳ اکتوبر)

چونکہ یہ خبر نیویارک کی ہے۔ اور امریکہ چونکہ روس کا حریف ہے۔ اس لئے شبہ ہو سکتا ہے کہ جس طرح یہ خبر پھیلائی گئی ہے شائد اسی طرح نہ ہو لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ روسی حکومت کارل مارکس کے نظریات کی قائل ہے۔ اور خواہ عملاً اس سے بعض تفصیلات میں اختلاف رکھتی ہو۔ پھر بھی چونکہ کارل مارکس کے نظریات کی بنیاد ہی مادہ پرستی اور الحاد پر ہے اس لئے ہمیں شک نہیں ہو سکتا ہے کہ روسی حکومت اپنے زیر اثر علاقوں میں الحاد کی ترویج کے لئے پوری پوری کوشش کرتی ہے۔ اور یہ کوئی عجب نہیں کہ اس نے مسلم آبادی میں "جامعہ الحاد" قائم کیا ہو:

جہاں تک امریکی پروپیگنڈا کا مطلب ہے وہ تو شائد صرف یہ ہے کہ ممالک وسطی کے رہنما جو زیادہ تر مسلم علاقہ ہے روس کے اس رویہ سے کہ وہ مسلمانوں کے دلوں سے خدا پرستی کے جذبات ختم کرنے کے لئے ان میں الحاد پھیلانے کی کوشش کر رہا ہے چوکنا ہو جائیں۔ اور اس طرح ان کے دل میں روس کے خلاف نفرت پیدا ہو جائے:

مارکسزم کی چونکہ بنیاد ہی الحاد پر ہے اس لئے روس نہ صرف اپنے زیر اثر مسلمانوں میں بلکہ اپنی تمام آبادی میں منظم طور پر الحاد پھیلا رہا ہے۔ ملک کے تمام تعلیمی ادارے میں الحاد کی ہی تعلیم دی جاتی ہے۔ اور مادہ پرستی کی اشاعت پر کروڑوں روپیہ خرچ کیا جاتا ہے۔ اس لئے وہاں ایک ادارہ ہی نہیں بلکہ ایسے کئی ادارے یہی کام کر رہے ہیں۔ تمام لٹریچر میں الحاد ہی کا نقطہ نگاہ پیش نظر رکھا جاتا ہے۔ اور یہ بات نہ صرف مسلمانوں بلکہ تمام خدا پرستوں کی تشویش کا باعث ہونی چاہیئے۔ کہ دنیا کے ایک معتد بہ حصہ میں منظم طور پر الحاد کی تبلیغ و اشاعت کی جا رہی ہے:

روس کے علاوہ اور ان دیگر ممالک کے علاوہ جہاں کمیونزم برسر اقتدار ہے۔ جہاں جہاں بھی کمیونسٹوں کی تنظیمیں پائی جاتی ہیں۔ وہاں وہاں ساتھ ہی الحاد بھی پنپ رہا ہے۔ پھر کمیونزم کے زیر اثر لوگوں کے علاوہ مغرب کے آزاد ممالک میں بھی ایسی سوسائٹیاں موجود ہیں جو الحاد کی علمبردار ہیں۔ اور جو کھلم کھلا الحادی لٹریچر شائع کرتی ہیں یورپ کی تقریباً ہر زبان میں ایسا لٹریچر بکثرت شائع ہو رہا ہے۔

یہ علی الاعلان الحادی جدوجہد کا معاملہ ہے لیکن اگر غور کیا جائے۔ تو تمام اقوام کی موجودہ ذہنیتیں مادہ پرستی کی طرف مائل ہو رہی ہے۔ معاشرہ کے تمام ادارے صرف تحویلی نقطہ نظر سے ہی تنظیم دیئے جاتے ہیں اور زندگی کا ہر شعبہ سائنسی اور مادیاتی انداز سے ہی چلایا جاتا ہے۔ اس لئے آج دنیا کی فضا ہی الحاد کی پرورش کے لئے بے حد سازگار بن گئی ہوئی ہے:

ایسے دور دنیا کے مختلف حصوں میں اکثر پہلے بھی آتے رہے ہیں۔ بھارت چین اور کئی دوسرے ممالک میں ایسے دور آتے رہے ہیں۔ کہ ملک کی عام فضا الحاد کی پرورش کے لئے سازگار بن جاتی رہی ہے۔ ان دوروں کی خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ ان میں جرائم اور گناہ عام ہو جاتے ہیں۔ خشیۃ اللہ کے فقدان کی وجہ سے عالم طور پر انسان ہر اخلاقی پابندی سے آزاد ہو جاتا ہے۔ ذہنوں کے انتشار کی وجہ سے اعمال و کردار میں بھی انتشار بڑھ جاتا ہے۔ خودسری لوٹ مار۔ قتل و غارت کو کھلی چھٹی مل جاتی ہے۔ لوگ آئین پسندی چھوڑ دیتے ہیں۔ اور بغاوت اور جبر سے اپنی حرص و ہوا کو تسکین دیتے ہیں۔ جو لوگ آئین اور مذہب کے اجارہ دار بنتے ہیں۔ وہ بھی دراصل بڑے پیمانوں پر ظلم و جور کے مرکز بن جاتے ہیں۔ اور قانون اور مذہب کو اپنی آڑ بناتے ہیں:

اس کے باوجود یہ بھی حقیقت ہے کہ خود اس افراتفری کی حالت میں بھی بعض ایسی سعید روحیں ہر دور میں موجود رہتی ہیں جو خواہ ان برائیوں کو دور کرنے پر قادر نہ ہوں۔ پھر بھی کسی حد تک سوسائٹی میں توازن قائم رکھنے کا باعث ہوتی ہیں۔ اگرچہ بسا اوقات ایسی حالت ہو جاتی ہے۔ کہ قوم کی قوم اپنے کردار کی وجہ سے عذابوں میں گرفتار ہو جاتی ہے:

آج یہی حالت ساری دنیا کی ہو چکی ہے۔ وہ برائیاں جو پہلے محدود علاقوں میں رونما ہوتی تھیں۔ آج ساری دنیا ان کی لپیٹ میں آئی ہوئی ہے حقیقت یہ ہے کہ آج جو برائیاں اقوام میں وسیع پیمانے پر پائی جاتی ہیں۔ ان کی جڑ الحادی نقطہ نظر میں استوار ہوتی ہے۔ دنیا پر یہ دور ایک صدی سے آیا ہوا ہے۔ چنانچہ ایک صدی سے ہم فضا میں سعید روحوں کی چیخیں سن رہے ہیں۔ اور حالت یہ ہو گئی ہے۔ جیسا کہ اکبر الہ آبادی نے مزاح کے رنگ میں کہا ہے۔ ؎

رقیبوں نے رپٹ لکھوائی ہے جا جا کے تھانے میں
کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں

غضب یہ ہے کہ الحادی فروغ کو صرف نیچری نقطہ نظر سے ہی تقویت نہیں پہونچ رہی بلکہ موجودہ مذہبیت بھی اس کو تقویت پہنچا رہی ہے۔ مذاہب کا صرف خول ہی خول رہ گیا ہے اس کی روح ختم ہو چکی ہے۔ جو لوگ مذہب کے پابند کہلاتے ہیں۔ ان کا تصور مذہب بھی صرف ظاہری باتوں تک محدود ہو کر رہ گیا ہے۔ یہ لوگ بھی اب عملاً یہی سمجھتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ دنیا کے کاموں میں اب کوئی دخل نہیں دیتا۔ وہ اب کسی سے کلام نہیں کرتا۔ اس نے پچھلے زمانہ میں چند اصول دے دیئے ہیں۔ ان اصولوں پر ظاہری عملاً ہی مذہب ہے الغرض دنیا کی فضا اس قدر مکدر ہو چکی ہے۔ کہ جس پر لفظ بہ لفظ قرآن کریم کے الفاظ "ظہر الفساد فی البر والبحر" کا اطلاق ہوتا ہے۔ ہر طرف الحاد کی فتح ہو رہی ہے تمام قسم کے فسادات زمین کے طول و عرض پر مسلط ہیں۔ دلوں سے لیکر پاؤں کے ناخنوں تک فساد ہی فساد برپا ہے ایسی حالت میں ایک سعید روح کے اندر جو سوال اٹھ سکتا ہے۔ وہ یہی ہو سکتا ہے۔ کہ اگر خدا تعالےٰ انسان کی مدد کو آسمان سے اترا کرتا ہے۔ تو آج ہی وہ زمانہ ہے جب اس کو اترنا چاہیئے۔ اگر انسان کو سیدھی راہ پر لانے کے لئے اللہ تعالےٰ کی آواز گونجتی ہے۔ تو آج ہی وہ وقت ہے کہ اس کی آواز گونجنی چاہیئے۔ آج جبکہ الحاد انسان کی کشتی گناہ کے سمندر میں غرق کرنے پر آمادہ ہے۔ وہ ہاتھ کیوں نہیں بڑھتا۔ وہ ہاتھ جو اس کشتی کو غرق ہونے سے بچا سکتا ہے:

ایک سند یافتہ لیڈی ڈاکٹر کی فوری ضرورت

فضل عمر ہسپتال ربوہ کے لئے ایک سند یافتہ لیڈی ڈاکٹر کی فوری طور پر ضرورت ہے۔ جو زنانہ امراض اور زچگی کے مریضوں کا اچھا تجربہ رکھتی ہو۔ تنخواہ گورنمنٹ کے گریڈ کے مطابق حسب لیاقت دی جائیگی:

ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر
فضل عمر ہسپتال ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۸ اکتوبر

الحاد کا منظم پروپیگنڈا

ایک خبر ہے کہ :-

"نیویارک ۲۲ اکتوبر۔ نیویارک ہیرلڈ ٹریبیون نے مشرق وسطی کے راہنماؤں کی اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ روسی حکومت نے مسلم آبادی کے علاقے میں جامعہ الحاد قائم کی ہے۔ اس اخبار نے ایک اداریے میں لکھا ہے کہ روسی حکومت جو ان دنوں عربوں سے دوستی کا دم بھر رہی ہے۔ اس نے اشک آباد میں ایک یونیورسٹی محض الحاد کی ترویج کے لئے قائم کی ہے۔ اور روس کی سرکاری خبر رساں ایجنسی تاس کی اطلاع کے مطابق اس یونیورسٹی میں پہلا لیکچر" مذہب پر مارکس اور لینن کے نظریات اور مذہب کے استیصال کے طریقے" پر دیا گیا۔

مسلمان ممالک کے دینی راہنماؤں کو اس واقعہ کی طرف فوراً توجہ دینی چاہیئے"

(تسنیم لاہور ۲۳ اکتوبر)

چونکہ یہ خبر نیویارک کی ہے۔ اور امریکہ چونکہ روس کا حریف ہے۔ اس لئے شبہ ہو سکتا ہے کہ جس طرح یہ خبر پھیلائی گئی ہے شائد اسی طرح نہ ہو لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ روسی حکومت کارل مارکس کے نظریات کی قائل ہے۔ اور خواہ عملاً اس سے بعض تفصیلات میں اختلاف رکھتی ہو۔ پھر بھی چونکہ کارل مارکس کے نظریات کی بنیاد ہی مادہ پرستی اور الحاد پر ہے اس لئے ہمیں شک نہیں ہو سکتا ہے کہ روسی حکومت اپنے زیر اثر علاقوں میں الحاد کی ترویج کے لئے پوری پوری کوشش کرتی ہے۔ اور یہ کوئی عجب نہیں کہ اس نے مسلم آبادی میں "جامعہ الحاد" قائم کیا ہو۔

جہاں تک امریکی پروپیگنڈا کا مطلب ہے وہ تو شائد صرف یہ ہے کہ ممالک وسطی کے رہنما جو زیادہ تر مسلم علاقہ ہے روس کے اس رویہ سے کہ وہ مسلمانوں کے دلوں سے خدا پرستی کے جذبات ختم کرنے کے لئے ان میں الحاد پھیلانے کی کوشش کر رہا ہے چوکنا ہو جائیں۔ اور اس طرح ان کے دل میں روس کے خلاف نفرت پیدا ہو جائے۔

مارکسزم کی چونکہ بنیاد ہی الحاد پر ہے اس لئے روس نہ صرف اپنے زیر اثر مسلمانوں میں بلکہ اپنی تمام آبادی میں منظم طور پر الحاد پھیلا رہا ہے۔ ملک کے تمام تعلیمی اداروں میں الحاد کی ہی تعلیم دی جاتی ہے۔ اور مادہ پرستی کی اشاعت پر کروڑوں روپیہ خرچ کیا جاتا ہے۔ اس لئے وہاں ایک ادارہ ہی نہیں بلکہ ایسے کئی ادارے یہی کام کر رہے ہیں۔ تمام لٹریچر میں الحاد ہی کا نقطہ نگاہ پیش نظر رکھا جاتا ہے۔ اور یہ بات نہ صرف مسلمانوں بلکہ تمام خدا پرستوں کی تشویش کا باعث ہونی چاہیئے۔ کہ دنیا کے ایک معتد بہ حصہ میں منظم طور پر الحاد کی تبلیغ و اشاعت کی جا رہی ہے۔

روس کے علاوہ اور ان دیگر ممالک کے علاوہ جہاں کمیونزم برسر اقتدار ہے۔ جہاں جہاں بھی کمیونسٹوں کی تنظیمیں پائی جاتی ہیں۔ وہاں وہاں ساتھ ہی الحاد بھی پنپ رہا ہے۔ پھر کمیونزم کے زیر اثر لوگوں کے علاوہ مغرب کے آزاد ممالک میں بھی ایسی سوسائٹیاں موجود ہیں جو الحاد کی علمبردار ہیں۔ اور جو کھلم کھلا الحادی لٹریچر شائع کرتی ہیں یورپ کی تقریباً ہر زبان میں ایسا لٹریچر بکثرت شائع ہو رہا ہے۔

یہ علی الاعلان الحادی جدوجہد کا معاملہ ہے لیکن اگر غور کیا جائے۔ تو تمام اقوام کی موجودہ ذہنیتیں مادہ پرستی کی طرف مائل ہو رہی ہے۔ معاشرہ کے تمام ادارے صرف تحویلی نقطہ نظر سے ہی تنظیم دیئے جاتے ہیں اور زندگی کا ہر شعبہ سائنسی اور مادیاتی انداز سے ہی چلایا جاتا ہے۔ اس لئے آج دنیا کی فضا ہی الحاد کی پرورش کے لئے بے حد سازگار بن گئی ہوئی ہے۔

ایسے دور دنیا کے مختلف حصوں میں اکثر پہلے بھی آتے رہے ہیں۔ جمہوریت چین اور کئی دوسرے ممالک میں ایسے دور آتے رہے ہیں۔ کہ ملک کی عام فضا الحاد کی پرورش کے لئے سازگار بن جاتی رہی ہے۔ ان دوروں کی خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ ان میں جرائم اور گناہ عام ہو جاتے ہیں۔ خشیۃ اللہ کے فقدان کی وجہ سے عام طور پر انسان ہر اخلاقی پابندی سے آزاد ہو جاتا ہے۔ ذہنوں کے انتشار کی وجہ سے اعمال و کردار میں بھی انتشار بڑھ جاتا ہے۔ خودسری لوٹ مار۔ قتل و غارت کو کھلی چھٹی مل جاتی ہے۔ لوگ آئین پسندی چھوڑ دیتے ہیں۔ اور بغاوت اور جبر سے اپنی حرص و ہوا کو تسکین دیتے ہیں۔ جو لوگ آئین اور مذہب کے اجارہ دار بنتے ہیں۔ وہ بھی دراصل بڑے پیمانوں پر ظلم و جور کے مرکز بن جاتے ہیں۔ اور قانون اور مذہب کو اپنی آڑ بناتے ہیں :-

اس کے باوجود یہ بھی حقیقت ہے کہ خود اس افراتفری کی حالت میں بھی بعض ایسی سعید روحیں ہر دور میں موجود رہتی ہیں جو خواہ ان برائیوں کو دور کرنے پر قادر نہ ہوں۔ پھر بھی کسی حد تک سوسائٹی میں توازن قائم رکھنے کا باعث ہوتی ہیں۔ اگرچہ بسا اوقات ایسی حالت ہو جاتی ہے۔ کہ قوم کی قوم اپنے کردار کی وجہ سے عذابوں میں گرفتار ہو جاتی ہے :-

آج یہی حالت ساری دنیا کی ہو چکی ہے۔ وہ برائیاں جو پہلے محدود علاقوں میں رونما ہوتی تھیں۔ آج ساری دنیا ان کی لپیٹ میں آئی ہوئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آج جو برائیاں اقوام میں وسیع پیمانے پر پائی جاتی ہیں۔ ان کی جڑ الحادی نقطہ نظر میں استوار ہوتی ہے۔ دنیا پر یہ دور ایک صدی سے آیا ہوا ہے۔ چنانچہ ایک صدی سے ہم فضا میں سعید روحوں کی چیخیں سن رہے ہیں۔ اور حالت یہ ہو گئی ہے۔ جیسا کہ اکبر الہ آبادی نے مزاح کے رنگ میں کہا ہے۔ ؎

رقیبوں نے رپٹ لکھوائی ہے جا جا کے تھانے میں
کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں

غضب یہ ہے کہ الحادی فروغ کو صرف نیچری نقطہ نظر سے ہی تقویت نہیں پہونچ رہی بلکہ موجودہ مذہبیت بھی اس کو تقویت پہنچا رہی ہے۔ مذاہب کا صرف خول ہی خول رہ گیا ہے اس کی روح ختم ہو چکی ہے۔ جو لوگ مذہب کے پابند کہلاتے ہیں۔ ان کا تصور مذہب بھی صرف ظاہری باتوں تک محدود ہو کر رہ گیا ہے۔ یہ لوگ بھی اب عملاً یہی سمجھتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ دنیا کے کاموں میں اب کوئی دخل نہیں دیتا۔ وہ اب کسی سے کلام نہیں کرتا۔ اس نے پچھلے زمانہ میں چند اصول دے دیئے ہیں۔ ان اصولوں پر ظاہری عمل ہی مذہب ہے الغرض دنیا کی فضا اس قدر مکدر ہو چکی ہے۔ کہ جس پر لفظ بہ لفظ قرآن کریم کے الفاظ "ظہر الفساد فی البر والبحر" کا اطلاق ہوتا ہے۔ ہر طرف الحاد کی فتح ہو رہی ہے تمام قسم کے فسادات زمین کے طول و عرض پر مسلط ہیں۔ دلوں سے لیکر پاؤں کے ناخنوں تک فساد ہی فساد برپا ہے ایسی حالت میں ایک سعید روح کے اندر جو سوال اٹھ سکتا ہے۔ وہ یہی ہو سکتا ہے۔ کہ اگر خدا تعالےٰ انسان کی مدد کو آسمان سے اترا کرتا ہے۔ تو آج ہی وہ زمانہ ہے جب اس کو اترنا چاہیئے۔ اگر انسان کو سیدھی راہ پر لانے کے لئے اللہ تعالےٰ کی آواز گونجتی ہے۔ تو آج ہی وہ وقت ہے کہ اس کی آواز گونجنی چاہیئے۔ آج جبکہ الحاد انسان کی کشتی گناہ کے سمندر میں غرق کرنے پر آمادہ ہے۔ وہ ہاتھ کیوں نہیں بڑھتا۔ وہ ہاتھ جو اس کشتی کو غرق ہونے سے بچا سکتا ہے :-

ایک سند یافتہ لیڈی ڈاکٹر کی فوری ضرورت

فضل عمر ہسپتال ربوہ کے لئے ایک سند یافتہ لیڈی ڈاکٹر کی فوری طور پر ضرورت ہے۔ جو زنانہ امراض اور زچگی کے مریضوں کا اچھا تجربہ رکھتی ہو۔ تنخواہ گورنمنٹ کے گریڈ کے مطابق حسب لیاقت دی جائیگی :-

ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر
فضل عمر ہسپتال ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۸ اکتوبر

الحاد کا منظم پروپیگنڈا

ایک خبر ہے کہ :-

"نیویارک ۲۲ اکتوبر۔ نیویارک ہیرلڈ ٹریبیون نے مشرق وسطی کے راہنماؤں کی اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ روسی حکومت نے مسلم آبادی کے علاقے میں جامعہ الحاد قائم کی ہے۔ اس اخبار نے ایک اداریے میں لکھا ہے کہ روسی حکومت جو ان دنوں عربوں سے دوستی کا دم بھر رہی ہے۔ اس نے اشک آباد میں ایک یونیورسٹی محض الحاد کی ترویج کے لئے قائم کی ہے۔ اور روس کی سرکاری خبر رساں ایجنسی تاس کی اطلاع کے مطابق اس یونیورسٹی میں پہلا لیکچر" مذہب پر مارکس اور لینن کے نظریات اور مذہب کے استیصال کے طریقے" پر دیا گیا۔

مسلمان ممالک کے دینی راہنماؤں کو اس واقعہ کی طرف فوراً توجہ دینی چاہیئے"

(تسنیم لاہور ۲۳ اکتوبر)

چونکہ یہ خبر نیویارک کی ہے۔ اور امریکہ چونکہ روس کا حریف ہے۔ اس لئے شبہ ہو سکتا ہے کہ جس طرح یہ خبر پھیلائی گئی ہے شائد اسی طرح نہ ہو لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ روسی حکومت کارل مارکس کے نظریات کی قائل ہے۔ اور خواہ عملاً اس سے بعض تفصیلات میں اختلاف رکھتی ہو۔ پھر بھی چونکہ کارل مارکس کے نظریات کی بنیاد ہی مادہ پرستی اور الحاد پر ہے اس لئے ہمیں شک نہیں ہو سکتا ہے۔ کہ روسی حکومت اپنے زیر اثر علاقوں میں الحاد کی ترویج کے لئے پوری پوری کوشش کرتی ہے۔ اور یہ کوئی عجب نہیں کہ اس نے مسلم آبادی میں "جامعہ الحاد" قائم کیا ہو۔

جہاں تک امریکی پروپیگنڈا کا مطلب ہے وہ تو شائد صرف یہ ہے کہ ممالک وسطی کے رہنما جو زیادہ تر مسلم علاقہ ہے روس کے اس رویہ سے گروہ مسلمانوں کے دلوں سے خدا پرستی کے جذبات ختم کرنے کے لئے ان میں الحاد پھیلانے کی کوشش کر رہا ہے چوکنا ہو جائیں۔ اور اس طرح ان کے دل میں روس کے خلاف نفرت پیدا ہو جائے۔

مارکسزم کی چونکہ بنیاد ہی الحاد پر ہے اس لئے روس نہ صرف اپنے زیر اثر مسلمانوں میں بلکہ اپنی تمام آبادی میں منظم طور پر الحاد پھیلا رہا ہے۔ ملک کے تمام تعلیمی اداروں میں الحاد کی ہی تعلیم دی جاتی ہے۔ اور مادہ پرستی کی اشاعت پر کروڑوں روپیہ خرچ کیا جاتا ہے۔ اس لئے وہاں ایک ادارہ ہی نہیں بلکہ ایسے کئی ادارے یہی کام کر رہے ہیں۔ تمام لٹریچر میں الحاد ہی کا نقطہ نگاہ پیش نظر رکھا جاتا ہے۔ اور یہ بات نہ صرف مسلمانوں بلکہ تمام خدا پرستوں کی تشویش کا باعث ہونی چاہیئے۔ کہ دنیا کے ایک معتد بہ حصہ میں منظم طور پر الحاد کی تبلیغ و اشاعت کی جا رہی ہے۔

روس کے علاوہ اور ان دیگر ممالک کے علاوہ جہاں کمیونزم برسر اقتدار ہے۔ جہاں جہاں بھی کمیونسٹوں کی تنظیمیں پائی جاتی ہیں۔ وہاں وہاں ساتھ ہی الحاد بھی پنپ رہا ہے۔ پھر کمیونزم کے زیر اثر لوگوں کے علاوہ مغرب کے آزاد ممالک میں بھی ایسی سوسائٹیاں موجود ہیں جو الحاد کی علمبردار ہیں۔ اور جو کھلم کھلا الحادی لٹریچر شائع کرتی ہیں یورپ کی تقریباً ہر زبان میں ایسا لٹریچر بکثرت شائع ہو رہا ہے۔

یہ علی الاعلان الحادی جدوجہد کا معاملہ ہے لیکن اگر غور کیا جائے۔ تو تمام اقوام کی موجودہ ذہنیتیں مادہ پرستی کی طرف مائل ہو رہی ہیں۔ معاشرہ کے تمام ادارے صرف تعلیمی نقطہ نظر سے ہی تنظیم دیئے جاتے ہیں اور زندگی کا ہر شعبہ سائنسی اور مادیاتی انداز سے ہی چلایا جاتا ہے۔ اس لئے آج دنیا کی فضا ہی الحاد کی پرورش کے لئے بے حد سازگار بن گئی ہوئی ہے۔

ایسے دور دنیا کے مختلف حصوں میں اکثر پہلے بھی آتے رہے ہیں۔ بھارت چین اور کئی دوسرے ممالک میں ایسے دور آتے رہے ہیں۔ کہ ملک کی عام فضا الحاد کی پرورش کے لئے سازگار بن جاتی رہی ہے۔ ان دوروں کی خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ ان میں جرائم اور گناہ عام ہو جاتے ہیں۔ خشیۃ اللہ کے فقدان کی وجہ سے عالم طور پر انسان ہر اخلاقی پابندی سے آزاد ہو جاتا ہے۔ ذہنوں کے انتشار کی وجہ سے اعمال و کردار میں بھی انتشار بڑھ جاتا ہے۔ خودسری لوٹ مار۔ قتل و غارت کو کھلی چھٹی مل جاتی ہے۔ لوگ آئین پسندی چھوڑ دیتے ہیں۔ اور بغاوت اور جبر سے اپنی حرص و ہوا کو تسکین دیتے ہیں۔ جو لوگ آئین اور مذہب کے اجارہ دار بنتے ہیں۔ وہ بھی دراصل بڑے پیمانوں پر ظلم و جور کے مرکز بن جاتے ہیں۔ اور قانون اور مذہب کو اپنی آڑ بناتے ہیں :-

اس کے باوجود یہ بھی حقیقت ہے کہ خود اس افراتفری کی حالت میں بھی بعض ایسی سعید روحیں ہر دور میں موجود رہتی ہیں جو خواہ ان برائیوں کو دور کرنے پر قادر نہ ہوں۔ پھر بھی کسی حد تک سوسائٹی میں توازن قائم رکھنے کا باعث ہوتی ہیں۔ اگرچہ بسا اوقات ایسی حالت ہو جاتی ہے۔ کہ قوم کی قوم اپنے کردار کی وجہ سے عذاب میں گرفتار ہو جاتی ہے :-

آج یہی حالت ساری دنیا کی ہو چکی ہے۔ وہ برائیاں جو پہلے محدود علاقوں میں رونما ہوتی تھیں۔ آج ساری دنیا ان کی لپیٹ میں آئی ہوئی ہے حقیقت یہ ہے کہ آج جو برائیاں اقوام میں وسیع پیمانے پر پائی جاتی ہیں۔ ان کی جڑ الحادی نقطہ نظر میں استوار ہوتی ہے۔ دنیا پر یہ دور ایک صدی سے آیا ہوا ہے۔ چنانچہ ایک صدی سے ہم فضا میں سعید روحوں کی چیخیں سن رہے ہیں۔ اور حالت یہ ہو گئی ہے۔ جیسا کہ اکبر الہ آبادی نے مزاح کے رنگ میں کہا ہے۔ ؎

رقیبوں نے رپٹ لکھوائی ہے جا جا کے تھانے میں
کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں

غضب یہ ہے کہ الحادی فروغ کو صرف نیچری نقطہ نظر سے ہی تقویت نہیں پہونچ رہی بلکہ موجودہ مذہبیت بھی اس کو تقویت پہنچا رہی ہے۔ مذاہب کا صرف خول ہی خول رہ گیا ہے اس کی روح ختم ہو چکی ہے۔ جو لوگ مذہب کے پابند کہلاتے ہیں۔ ان کا تصور مذہب بھی صرف ظاہری باتوں تک محدود ہو کر رہ گیا ہے۔ یہ لوگ بھی اب عملاً یہی سمجھتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ دنیا کے کاموں میں اب کوئی دخل نہیں دیتا۔ وہ اب کسی سے کلام نہیں کرتا۔ اس نے پچھلے زمانہ میں چند اصول دے دیئے ہیں۔ ان اصولوں پر ظاہری عملی مذہب ہے الغرض دنیا کی فضا اس قدر مکدر ہو چکی ہے۔ کہ جس پر لفظ بہ لفظ قرآن کریم کے الفاظ "ظہر الفساد فی البر والبحر" کا اطلاق ہوتا ہے۔ ہر طرف الحاد کی فتح ہو رہی ہے تمام قسم کے فسادات زمین کے طول و عرض پر مسلط ہیں۔ دلوں سے لیکر پاؤں کے ناخنوں تک فساد ہی فساد برپا ہے ایسی حالت میں ایک سعید روح کے اندر جو سوال اٹھ سکتا ہے۔ وہ یہی ہو سکتا ہے۔ کہ اگر خدا تعالےٰ انسان کی مدد کو آسمان سے اترا کرتا ہے۔ تو آج ہی وہ زمانہ ہے جب اس کو اترنا چاہیئے۔ اگر انسان کو سیدھی راہ پر لانے کے لئے اللہ تعالےٰ کی آواز گونجتی ہے۔ تو آج ہی وہ وقت ہے کہ اس کی آواز گونجنی چاہیئے۔ آج جبکہ الحاد انسان کی کشتی گناہ کے سمندر میں غرق کرنے پر آمادہ ہے۔ وہ ہاتھ کیوں نہیں بڑھتا۔ وہ ہاتھ جو اس کشتی کو غرق ہونے سے بچا سکتا ہے :-

ایک سند یافتہ لیڈی ڈاکٹر کی فوری ضرورت

فضل عمر ہسپتال ربوہ کے لئے ایک سند یافتہ لیڈی ڈاکٹر کی فوری طور پر ضرورت ہے۔ جو زنانہ امراض اور زچگی کے مریضوں کا اچھا تجربہ رکھتی ہو۔ تنخواہ گورنمنٹ کے گریڈ کے مطابق حسب لیاقت دی جائیگی :-

ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر
فضل عمر ہسپتال ربوہ

تحریک جدید کے معاونین خاص

اکناف عالم میں تبلیغ اسلام کیلئے ایک ہزار روپیہ یا اس سے زائد چندہ دینے والے مخلصین

اس سلسلہ میں قبل ازیں جماعت احمدیہ کراچی کے احباب پر مشتمل ایک فہرست شائع ہو چکی ہے اور آج اضلاع جھنگ اور لاہور کے ایسے احباب کے اسماء ذیل میں ہیں جو ایک ہزار روپیہ یا اس سے زائد سالانہ چندہ تحریک جدید ادا فرماتے ہیں اور اس طرح وہ تحریک جدید کے معاونین خاص میں شمار ہوتے ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی ان کا شمار خواص میں ہو اور ان کے مال و نفوس میں غیر معمولی برکات نازل ہوں۔

یہ امر تو احباب جماعت کو معلوم ہی ہے کہ اس مد میں سب سے زیادہ چندہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کا ہے یعنی بقدر -/۱۲۰۰۰ روپے

۱	مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج عالمی عدالت	-/۵۳۰۰ "
۲	" صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب	-/۱۴۲۵ "
۳	" نواب زادہ میاں عباس احمد خان صاحب	-/۱۱۲۳ "
۴	" صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب ربوہ	-/۱۰۰۱ "
۵	" چوہدری بشیر احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	-/۱۲۵۵ "
۶	" چوہدری فتح محمد صاحب محمد نگر لاہور	-/۱۰۹۵ "
۷	" ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب	-/۱۰۰۰ "

(انہوں نے حال ہی میں اپنا وعدہ -/۶۰۰ روپے سے بڑھا کر ایک ہزار روپیہ کر دیا ہے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ)

جن مخلصین کے چندے ایک ہزار روپیہ کے قریب قریب پہنچ چکے ہیں اور ان کی ذرا سی کوشش انہیں معاونین خاص میں داخل کر سکتی ہے۔ ان سے درخواست ہے کہ اپنے چندے میں مناسب اضافہ کی اطلاع دفتر ہذا میں بھجوا کر ممنون اللہ ماجور ہوں امید ہے مخلصین کو حضرت قمر الانبیاء صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پسندیدہ مصرعہ یاد ہوگا۔

"نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز" (وکیل المال اول تحریک جدید)

تعلیم الاسلام انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں میں داخلہ

گھٹیالیاں (ضلع سیالکوٹ) میں ہمارا کالج واحد تعلیمی ادارہ ہے جہاں طلباء کو تعلیم۔ لائبریری اور کھیلوں کی انتہائی سہولتیں حاصل ہیں۔ ماہوار فیس ۱۶ روپے ہے ہوسٹل کا خرچ -/۳۵ اور -/۴۰ کے درمیان ہے ڈاکٹری سہولت بھی میسر ہے۔

پاکیزہ ماحول۔ سادہ طرز زندگی اور عمدہ معیار تعلیم ہے۔ احباب جلد تر اپنے بچوں کو یہاں داخل کرائیں۔

(پرنسپل)

یہ سندات کس کی ہیں؟

یہ سندات بندہ کو کہیں سے ملی ہیں جن اصحاب کی ہوں وہ خاکسار سے حاصل کر سکتے ہیں:- ۱۔ سند مڈل جے وی پاس کردہ ۳۰-۱۹۲۹ء مقام جالندھر ماسٹر محمد حسین صاحب ولد سید برکت علی شاہ صاحب ساکن چھٹیال کلاں تحصیل و ضلع ہوشیارپور حال نہ معلوم

۲۔ سند مڈل پاس کردہ ۱۹۵۷ء مقام نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ بشریٰ جبین ولد نمبر ۸۹۳۰ بنت شیخ نذیر احمد صاحب سابق اسٹیشن ماسٹر ربوہ حال نہ معلوم

۳۔ سند میٹرک پاس کردہ ۱۹۶۳ء مقام نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ شفقت نسیم ولد نمبر ۳۳۷۰۹ بنت محمد منیر صاحب حال نہ معلوم۔

(ماسٹر حمید احمد سیاسی۔ ربوہ)

درخواست دعا: خاکسار کی بیوی تقریباً ایک ماہ سے بیمار چلی آ رہی ہے کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے (خوشی محمد بیت المال ربوہ)

اسلام آباد

کے سیکٹر ۴/۷-G میں

گورنمنٹ نے ہمیں محدود تعداد میں پلاٹ الاٹ کئے ہیں ۱۳۸ مربع گز پر تین کمروں کے مکانات مع دیگر ضروریات کے آسان اقساط پر حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات فوری لکھیں یا ملیں۔

الحبیب ہاؤسنگ کارپوریشن رجسٹرڈ ۳۰

پہلی منزل اورنگ زیب مارکیٹ بندر روڈ (مقابل ریڈیو پاکستان) کراچی

گورنمنٹ گرلز کالج جھنگ

اعلان داخلہ

گورنمنٹ زنانہ کالج جھنگ میں آرٹس اور ایف ایس سی میڈیکل اور نان میڈیکل سال اول کا داخلہ مورخہ ۲۶ جون سے شروع ہوگا۔ داخلہ کے لئے مجوزہ فارم اور پراسپکٹس دفتر ہذا سے ہر روز دستیاب ہو سکتے ہیں۔ داخلہ فارم کے ساتھ پروگریس اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ مصدقہ ہیڈ مسٹریس متعلقہ منسلک کر کے دفتر ہذا میں جمع کرا دیئے جائیں درجہ سوم میں پاس ہونے والی طالبات سائنس کے لئے درخواست نہ دیں۔ ہوسٹل میں شرکت کے لئے والد یا سرپرست کو ساتھ آنا چاہیئے۔

(پرنسپل)

"بچے کا وزن کر لیں"

اگر ایک ہفتہ کے بعد وزن نہ بڑھے تو قیمت نہ لی جاوے گی" جناب حکیم محمد عاشق صاحب بھینی شرق پور ضلع شیخوپورہ کمزور اور سوکھے سڑے بچوں کے لئے

بے بی ٹانک

تجویز کرتے وقت یہ بات بڑے اعتماد سے کہتے ہیں کیونکہ انہوں نے سالہا سال تک اس دوا کو آزمایا ہے۔ بڑی شیشی -/۳ چھوٹی سوا روپیہ خرچ ڈاک سوا روپیہ۔ درجن اور زائد پر کمیشن ۲۵ فیصدی

ڈاکٹر راجہ بروسیو اینڈ کمپنی گولبازار۔ ربوہ

کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور

قابل فروخت کوٹھی

ایک عدد کوٹھی ایک کنال میں جس میں چھوٹے بڑے ۱۱/۱ کمرے ہیں، ریلوے روڈ پر اسٹیشن کے سامنے واقع ہے قابل فروخت ہے۔ یہ کوٹھی لیڈی ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ کی ہے، خواہش مند احباب مجھ سے خط و کتابت کریں۔

چوہدری محمد بوٹا
سیالکوٹ شاپ غلہ منڈی ربوہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق

مینجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں

نمایاں کامیابی

میری لڑکی عزیزہ صبیحہ شاہین امسال سیالکوٹ چھاؤنی کے گورنمنٹ گرلز ہائی جناح الغنی شمسی ہائی سکول اور سکاچ مشن ہائی سکول کے تمام طلباء اور طالبات میں سے ۶۴ نمبر لے کر میٹرک کے امتحان میں اول آئی ہے الحمد للہ علی ذالک۔

جملہ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کی اس کامیابی کو آئندہ مزید ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

(امۃ السلام اہلیہ محمد یوسف صاحب بٹ چیف انسپکٹر سیالکوٹ)

۲۔ ہم لیاقت میڈیکل کالج جام شورو کے سات احمدی طلباء مختلف سالوں کے امتحان دے رہے ہیں جن میں سے تین فائنل ایم بی بی ایس کے ہیں احباب ہماری اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(مرزا ارشاد علی (فائنل ایم بی بی ایس) ۱۲۱ این سیٹ ہال لیاقت میڈیکل کالج جام شورو)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ (۱) مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں:۔

(۲) ان وصایا کو جو نمبر دئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

(۳) وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مثل ۱۷۸۴۹ میں امۃ الرفیق بنت عطاء الرحمٰن قوم اعوان پیشہ طالبعلمی عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۶/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے حق مہر مبلغ ۳۰۰/- روپے جو میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں طلائی کانٹے ایک جوڑی زنانی ایک تولہ مالیتی ۱۳۲/- روپے۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسکے علاوہ میں گھر میں کپڑا فروخت کرتی ہوں۔ اس کا ماہوار ۱۰/- روپے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میری وفات کے بعد جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے جاری کی جائے نیز آمدنی میں کمی بیشی کی اطلاع بھی صدر انجمن احمدیہ کو دیتا رہوں گا۔

العبدہ۔ مرزا محمد کریم لیکچرار گورنمنٹ کالج مری گواہ شد۔ مرزا نثار احمد ابن مرزا عبدالحق صاحب گواہ شد۔ انعام الحق۔

مثل ۱۷۸۵۱ میں دشیدہ بیگم زوجہ عبدالکریم صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۶/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے حق مہر مبلغ ۳۰۰/- روپے جو میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں طلائی کانٹے ایک جوڑی زنانی ایک تولہ مالیتی ۱۳۲/- روپے۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسکے علاوہ میں گھر میں کپڑا فروخت کرتی ہوں۔ اس کا ماہوار ۱۰/- روپے کے قریب منافع ہو جاتا ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں۔ الامۃ۔ رشیدہ بیگم۔ گواہ شد۔ میر مبارک احمد انسپکٹر وصایا گواہ شد۔ عبدالکریم تعلیم خود

مثل ۱۷۸۵۲ میں فلائیٹ لیفٹیننٹ محمد سلیمان مبشر ولد چوہدری محمد ابراہیم صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۸ تاریخ بیعت پیدائشی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۶/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۸۰۰/- روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے جاری کی جائے۔ العبدہ۔ محمد سلیمان مبشر۔ محمد صدیق عالم فاروقی گواہ شد۔ چوہدری نذیر احمد ولد چوہدری شاہ محمد صاحب گواہ شد

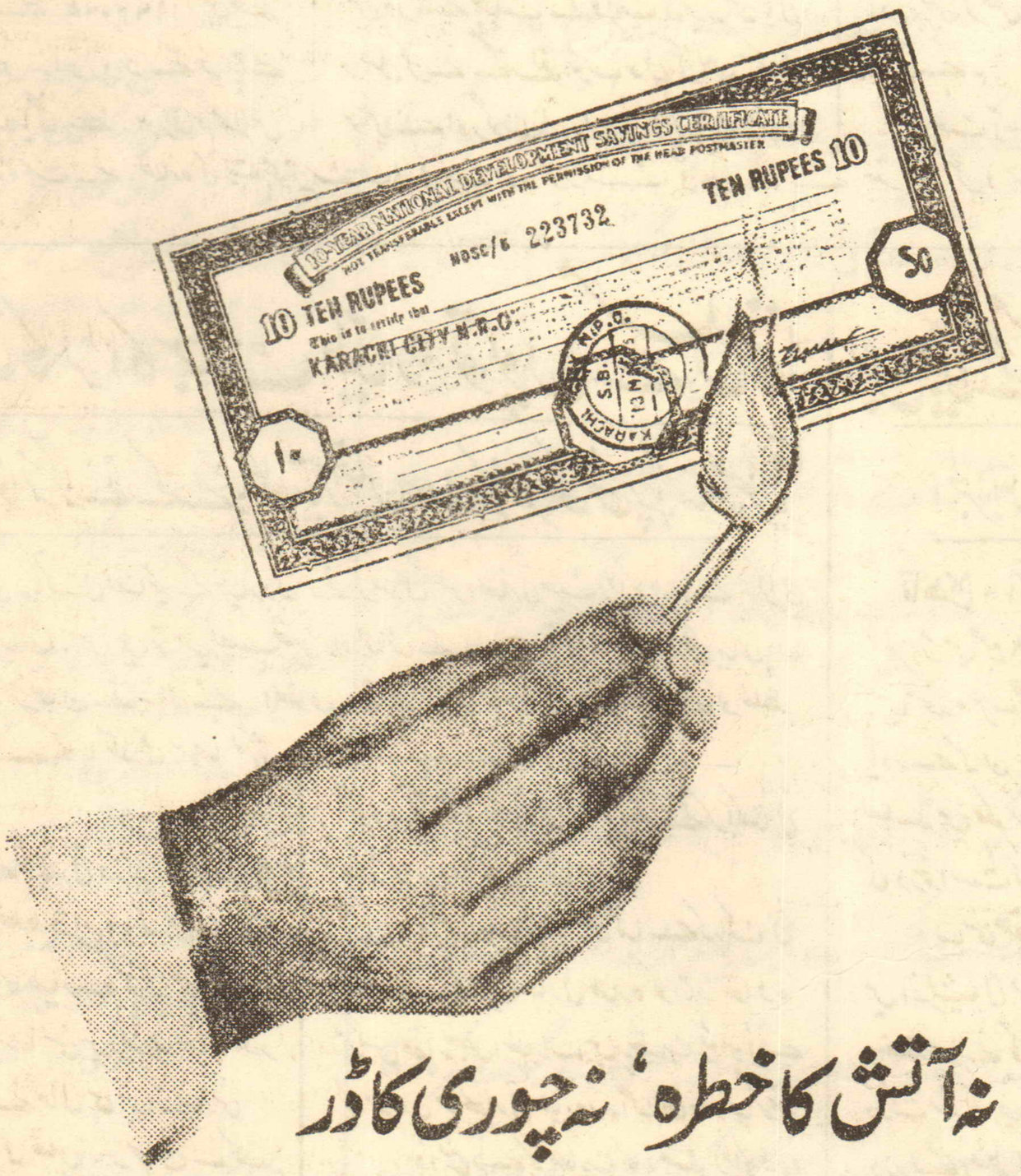

نہ آتش کا خطرہ، نہ چوری کا ڈر

سیونگ سرٹیفکٹ ہی ایسا بیش بہا، محفوظ ترین سرمایہ ہے جسے نہ آگ کا نہ چور کا خدشہ ہے۔ بلکہ اس میں ۶ فیصد سالانہ مصدقہ منافع ہے نیز سرمائے اور منافع دونوں پر انکم ٹیکس کی سہولت بھی حاصل ہے۔

ہر کوئی ۳۰ ہزار روپے تک کی رقم لگا سکتا ہے۔

سیونگ سرٹیفکٹ

ڈاکخانہ سے خریدیئے۔

United DFP.7/227

۶۶-۱۹۶۵ء کے لئے ٹاؤن کمیٹی ربوہ کا مجوزہ بجٹ

۱،۲۵،۵۰۰ روپے کی آمد کے مقابلہ میں ۱،۵۹،۶۶۰ روپے کے اخراجات کی منظوری

امسال ۳۷ ہزار روپے کے مصارف سے کمیونٹی ہال تعمیر کیا جائے گا

ربوہ ۲۶ جون۔ مکرم جناب پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ نے ایک خصوصی ملاقات میں نامہ نگار الفضل کو بتایا ہے کہ ۶۶-۱۹۶۵ء کے لئے ٹاؤن کمیٹی ربوہ نے ۱،۲۵،۵۰۰ روپیہ کی آمد کے مقابلہ میں ۱،۵۹،۶۶۰ روپیہ کا خرچ منظور کیا ہے۔ جب کہ بجٹ ۶۵-۱۹۶۴ء میں ۸۷،۹۰۰ روپیہ کی آمد کے مقابلہ ۹۶۹۳۰ روپیہ کا خرچ منظور کیا گیا تھا جس سے ظاہر ہے کہ ۶۶-۱۹۶۵ء کے بجٹ آمد و خرچ میں معتدبہ اضافہ ہوا ہے۔ خرچ کی بڑی بڑی مدات حسب ذیل ہیں:-

تعمیر کمیونٹی ہال	۲۰،۰۰۰ روپے
اخراجات بجلی (سٹریٹ لائٹ)	۱۲،۰۰۰ "
صحت عامہ و عملہ صفائی	۱۹،۵۶۰ "
تعمیر شوارع (سڑکیں)	۴۶،۰۰۰ "
تعلیم	۷،۳۰۰ "
تعمیر نالیاں	۵،۰۰۰ "
شجرکاری	۴،۳۰۰ "

سڑکوں پر درخت لگانے اور پارک وغیرہ بنانے کے لئے ۶۵-۱۹۶۴ء میں محلہ دارالرحمت میں بیس ہزار روپیہ کے خرچ سے ایک ٹیوب ویل لگایا گیا ہے۔ اور تمام محلہ میں پانی پہنچانے کے لئے دور تک پختہ نالیاں بنائی گئی ہیں۔ آئندہ موسم شجرکاری میں نئے درخت لگانے کے لئے نالیوں اور گڑھوں کی کھدائی کا کام شروع ہے۔

اہل ربوہ کو شیریں اور صحت بخش پانی مہیا کرنے کے لئے ٹاؤن کمیٹی کی مسلسل مساعی کے نتائج اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۶۵-۱۹۶۴ء میں پہلی بار منظر عام پر آئے ہیں۔ چنانچہ محلہ دارالنصر میں دریائے چناب کے قریب زیر زمین پانی حاصل کرنے کے لئے ٹیوب ویل کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے اور گولبازار ربوہ میں بیس ہزار گیلن کی ٹنکی زیر تعمیر ہے۔ موجودہ پروگرام کے مطابق انشاء اللہ ۶۶-۱۹۶۵ء کے آخر تک قریباً چھ لاکھ روپیہ کی واٹر سپلائی سکیم مکمل ہو کر اہل ربوہ کو پینے کا پانی ملنا شروع ہو جائے گا گولبازار میں ٹینکی کی تعمیر میں ایک خاص وجہ سے التواء ہوا ہے۔ اب عنقریب یہ کام پھر شروع ہو جائے گا۔

نوٹ:- بجٹ کے مشورہ میں نئے ممبران ٹاؤن کمیٹی کو بھی خاص دعوت کے ذریعہ شامل کیا گیا ہے۔

بجٹ آمد میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ سالوں میں نمایاں ترقی ہوئی ہے۔ موجودہ کمیٹی نے جس کا عہدہ اب ختم ہونے کو ہے۔ ۶۱-۱۹۶۰ء میں کام شروع کیا تھا اس وقت بجٹ آمد ۶۸۸۴۲ روپے تھا اور اب ۶۶-۱۹۶۵ء کے لئے بجٹ آمد ۱،۲۵،۵۰۰ روپے تجویز کیا گیا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

مکرم چیئرمین صاحب نے بتایا کہ کمیونٹی ہال کی تعمیر کا کام شروع ہو چکا ہے یہ عمارت دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے شرقی کی طرف کے پلاٹ میں تعمیر ہوگی۔ بنیادیں کھودی جا رہی ہیں اور انشاء اللہ ایک دو روز میں باقاعدہ طور پر عمارت کی بنیاد رکھ دی جائے گی۔ اور تعمیر کا کام شروع ہو جائے گا۔

اس کام کے لئے ڈسٹرکٹ کونسل کی طرف سے سترہ ہزار روپے کی گرانٹ موصول ہو چکی ہے اور بیس ہزار روپے سال آئندہ کے بجٹ میں رکھے گئے ہیں۔ گویا عمارت پر کل ۳۷،۰۰۰ روپے خرچ ہونگے مکرم چیئرمین صاحب نے یہ وضاحت بھی کی کہ امسال رواں یعنی ۶۵-۱۹۶۴ء میں سوائے معمولی مرمت کے سڑکوں کی نئی تعمیر نہیں ہو سکی حالانکہ اس کام کے لئے بجٹ میں ۲۵۰۰۰ روپے رکھے گئے تھے اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض ٹیکنیکل امور کی وجہ سے افسران بالا کی طرف سے سڑکوں کے منصوبہ کی منظوری حاصل نہ ہو سکی اب آئندہ سال ۶۶-۱۹۶۵ء میں انشاء اللہ اس کام پر ۴۶،۰۰۰ روپے خرچ کئے جائیں گے۔

(یہ خسارہ کا بجٹ ہے۔ خسارہ کی رقم کو گزشتہ سال کی بچت اور گورنمنٹ کی طرف سے متوقع گرانٹ سے پورا کیا جائے گا)

بھارت کا لڑاکا جٹ طیارہ توپوں سے مسلح تھا

خودکار توپیں فائر کرنے کے لئے بالکل تیار تھیں۔ طیارہ کو خطرناک مشن پر پاکستان بھیجا گیا تھا

پشاور ۲۶ جون۔ پاکستانی فضائیہ کے طیاروں نے پرسوں جس بھارتی جٹ لڑاکا طیارے کو کراچی کے قریب اتار لیا تھا۔ اس میں توپیں نصب تھیں اور فائر کے لئے تیار تھیں۔ یہ بات کل یہاں پاک فضائیہ کے ایک ترجمان نے بتائی ہے۔ انھوں نے بھارتی ترجمان کے اس دعوے کو غلط قرار دیا کہ طیارے کا پائلٹ آزمائشی پرواز پر تھا۔

ترجمان نے بھارتی وزارت دفاع کے اس اعلان کو غلط قرار دیا کہ کل بھارت کے جس جٹ لڑاکا طیارے کو کراچی کے قریب اتارا گیا تھا وہ آزمائشی پرواز پر تھا۔ اور اس کے پائلٹ نے حال ہی میں آزمائشی پروازیں شروع کی تھیں۔ ترجمان نے کہا ہے کہ بھارت کا یہ جٹ لڑاکا طیارہ پوری طرح مسلح تھا اور اس میں جو توپیں نصب تھیں وہ لوڈ تھیں۔ ترجمان نے کہا کہ وہ پائلٹ جس نے حال ہی میں آزمائشی پروازیں شروع کی ہوں اور ابھی محض مشق کر رہا ہو کسی دوسرے ملک کے علاقہ کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا۔ اس کا مسلح طیارہ لے کر پاکستان کے علاقہ میں گھسنا اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ تخریبی اور ناپاک عزائم لے کر پاکستانی علاقہ پر پرواز کر رہا تھا۔

ترجمان نے یہ بھی کہا ہے کہ پاکستانی طیاروں نے جس بھارتی طیارہ کو اتارا تھا وہ آرگس تھا۔ بعض اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ پرسوں جو بھارتی طیارہ اتارا گیا تھا وہ ویمپائر تھا واضح رہے کہ بھارت کا یہ جٹ لڑاکا طیارہ پرسوں پاکستانی علاقے پر پرواز کر رہا تھا کہ پاکستانی فضائیہ کے طیاروں نے اس کا راستہ روک لیا اور اسے پاکستان کی سرحد سے ساٹھ میل اندر ایک مقام پر اترنے پر مجبور کر دیا پاکستانی ترجمان کے بیان سے یہ بھی ظاہر ہے کہ بھارتی طیارہ کو خطرناک مشن پر پاکستان بھیجا گیا تھا۔ مگر پاکستان کی فضائیہ کے چاق و چوبند محافظوں نے بھارت کے ناپاک عزائم کو ناکام بنا دیا۔

بن بیلا کے مستقبل پر غور کرنے کے لئے عرب سربراہوں کا ہنگامی اجلاس

الجزائر میں افریشیائی کانفرنس کے امکانات ختم ہو گئے

قاہرہ ۲۶ جون۔ عرب ممالک کے سربراہ جو افریشیائی کانفرنس میں شرکت کے لئے اس وقت الجزائر میں جمع ہیں غالباً کل الجزائر کے معزول صدر بن بیلا کے مستقبل پر غور کریں گے اس سلسلہ میں متحدہ عرب جمہوریہ کی خواہش پر عرب سربراہوں کا اجلاس آج رات طلب کیا جا رہا ہے۔

یاد رہے کہ بن بیلا کو قاہرہ میں پناہ دینے کے سلسلہ میں حکومت الجزائر متحدہ عرب جمہوریہ کی درخواست کو پہلے ہی مسترد کر چکی ہے

سیاسی مبصرین کا کہنا ہے کہ اب الجزائر میں افریشیائی ممالک کے سربراہوں کی کانفرنس منعقد ہونے کی توقعات ختم ہو چکی ہیں۔ دولت مشترکہ میں شامل افریشیائی ممالک کے وزرائے اعظم پہلے ہی کانفرنس کو ملتوی کرنے کا مطالبہ کر چکے ہیں۔ بعض دوسرے افریقی ممالک بھی اب اس بات کے حق میں ہیں کہ اس موقع پر کانفرنس منعقد کرنا مفید نہیں ہوگا۔ بلکہ افریشیائی ممالک کے اتحاد کے بنیادی اصولوں کے منافی ہوگا۔

کانفرنس میں شرکت کرنے والے ۳۵ ممالک کے وفود الجزائر پہنچ چکے ہیں۔ ہفتہ کے روز وزرائے خارجہ کی کانفرنس منعقد ہوگی۔

اور اب اس کانفرنس میں سربراہوں کی کانفرنس کا ایجنڈا تیار کرنے کی بجائے اس بات پر غور کیا جائے گا کہ کانفرنس ۲۹ جون کو منعقد کی جائے۔ یا اسے ملتوی کر دیا جائے۔

مسجد محمود میں جلسہ

آج مورخہ ۲۶ جون کو بعد نماز مغرب مسجد محمود میں ایک اہم جلسہ ہو رہا ہے جس میں مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب مبلغ کینیا (مشرقی افریقہ) تقریر فرمائیں گے اور وہاں کے تبلیغی حالات بیان فرمائیں گے۔

احباب سے درخواست ہے کہ جلسہ میں شمولیت فرما کر مستفیض ہوں۔

(صدر محلہ دارالصدر جنوبی۔ ربوہ)